غیر مسلم تہوار

بے حیائی کا بازار

تفضیل احمد ضیغم ایم اے

فاضل جامعۃ الدعوۃ الاسلامیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

* توجہ فرمائیں *

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الکٹرانک کتب۔۔۔

* عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
* مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ [UPLOAD] کی جاتی ہیں۔
* متعلقہ ناشرین کی تحریری اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
* دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرو اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

** تنبیہ **

** کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب کسی بھی الکٹرانک کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
** ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

نشرو اشاعت اور کتب کے استعمال سے متعلق کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں :

ٹیم کتاب و سنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم تہوار

بے حیائی کا بازار

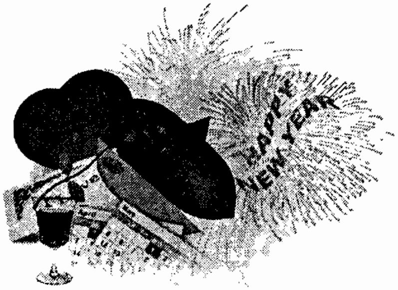

تالیف

تفضیل احمد ضیغم ایم اے

فاضل جامعۃ الدعوۃ الاسلامیہ

Dar-ul-Andlus

دارالاندلس ® اسلام کی نشرواشاعت کا عالمی مرکز

۴- لیک روڈ، چوبرجی لاہور پاکستان

Ph: 92-42-7230549
Fax: 92-42-7242639
www.dar-ul-andlus.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

غیر مسلم تہوار

بے حیائی کا بازار

تالیف

تفضیل احمد ضیغم ایم اے

فاضل جامعۃ الدعوۃ الاسلامیۃ

اشاعت اول .... مارچ 2006ء

ناشر .... دارالاندلس

قیمت ....

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

دارالاندلس ® اسلام کی نشر و اشاعت کا عالمی مرکز

۴۔ لیک روڈ، چوبرجی لاہور، پاکستان

Ph: 92-42-7230549 Fax: 92-42-7242639 www.dar-ul-andlus.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم تہوار

اشک مؤلف 11

بسنت بہار بے حیائی کا بازار 17

بسنت کی تاریخی حیثیت 22

ویلنٹائن ڈے 29

ویلنٹائن ڈے منانے کے مختلف انداز 30

اداکاروں کے ویلنٹائن ڈے منانے کے مختلف انداز 31

عوام کے ویلنٹائن ڈے منانے کے مختلف انداز 33

ویلنٹائن ڈے کی تاریخی حیثیت 35

ایک رسالہ کے تاثرات 37

ایک ملک غیر سے لوٹ کر آنے والے کے تاثرات 38

اپریل فول 41

وہ خاص امور جن میں جھوٹ بولنا جائز ہے 44

ان تینوں مواقع کا احادیث میں یوں ذکر ہے 45

اپریل فول منانا کیوں جائز نہیں 46

اپریل فول کی تاریخی حیثیت 47

ثبوت کے لئے ملاحظہ فرمائیے: (لغت کی چند مشہور کتابوں سے) 49

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم مئی اور مزدور دن 55
یکم مئی کی تاریخی حیثیت 56
مزدور کے معاشی حالات کے مطابق اجرت 60
مزدور کی طاقت سے بڑھ کر کام لینے کی ممانعت 61
مزدور کی عزت نفس کا خیال 61
اعلیٰ وادنی کے تصور کا خاتمہ 62
عید کارڈ یا کرسمس کارڈ 65
عید کارڈ کی تاریخی اور شرعی حیثیت 66
ہیپی نیوایئر 71
ہیپی نیوایئر تاریخی حیثیت 73

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون خطبہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَكُلَّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّارِ

''بلا شبہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ ہم اسی کی تعریف کرتے، اسی سے مدد مانگتے اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ دھتکار دے اسے کوئی راہ راست پر نہیں لاسکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

''حمد وصلوٰۃ کے بعد! یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ کی کتاب اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام امور میں سے برے کام (دین میں) خودساختہ (بدعت والے) کام ہیں، ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔''

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

''اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، (پھر) اس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے (بچو)۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی اور کھری) بات کہو۔ اللہ تمہارے اعمال سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔''

① ((مسلم' الجمعة' بابا تخفيف الصلوة و الخطبة' حديث ٨٦٨ و ٨٦٧۔ والنسائی' ٣٢٧٨))

② ((رواه الاربعة واحمد والدارمی و روی البغوی فی شرح السنة مشكوٰة مع تعليقات الابانی' النكاح' باب اعلان النكاح...... وقال الالبانی حديث صحيح۔))

تنبیہات:

- صحیح مسلم، سنن نسائی اور مسند احمد میں ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں خطبہ کا آغاز ((ان الحمدلله)) سے ہے لہٰذا ((الحمدلله)) کی بجائے ((ان الحمدلله)) کہنا چاہیے۔
- یہاں ((نومن به ونتوكل عليه)) کے الفاظ صحیح احادیث میں موجود نہیں ہیں۔
- یہ خطبہ نکاح' جمعہ اور عام وعظ وارشاد یا درس وتدریس کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ اسی خطبہ حاجت کہتے ہیں اسے پڑھ کر آدمی اپنی حاجت وضرورت بیان کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴾ [البقرۃ : ۱۲۰]

''آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت اپنے سے پہلی امتوں کی چال نہ چلے گی، بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا فارس اور روم کی سی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چال؟ تو آپ نے فرمایا: ''ان کے سوا اور ہیں کون؟''

[صحیح بخاری، کتاب الاعتصام : ۷۳۱۹]

زیر نظر کتابچہ ''غیر مسلم تہوار'' جسے ہمارے محترم بھائی مولانا تفضیل احمد ضیغم حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے اس میں مدلل انداز میں ایسے تہواروں کا رد کیا گیا ہے جو یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور آج مسلمانوں نے انھیں اختیار کر لیا ہے اللہ تعالیٰ حق کو سمجھنے اور کفر و الحاد سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محمد سیف اللہ خالد

مدیر : ''دارالاندلس''

۱٤ صفر ۱٤۲۷ھ

بمطابق ۱۵ مارچ ۲۰۰۶ء

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشک

یہود و ہنود ازل سے ہی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کے جال بُنتے رہے ہیں ہر دور میں ان کی ریشہ دوانیاں معمول کے مطابق جاری رہیں کبھی انہوں نے علی الاعلان اسلام کو زک پہنچائی تو کبھی آستین کا سانپ بن کر وقت آنے پر یہ نہ صرف دوستانہ تعلقات توڑ لیتے ہیں بلکہ دشمن کی پیٹھ بھی ٹھونکتے ہیں یہود و ہنود ہوں یا عیسائی اسلام کو مٹانے کے لئے یہ ایک ہو جاتے ہیں لیکن مسلمانوں کے ساتھ یہ المیہ کہیے کہ ان کی نظریں مغربی تہذیب وتمدن کی جانب بڑے مرغوبانہ انداز میں اٹھتی ہیں اور یوں وہ مغربی گندگی اور بے حیائی سے اپنے دامن کو داغدار کرتے رہتے ہیں پھر اس گندگی سے اڑنے والے چھینٹے معاشرہ کے دیگر افراد کو بھی اپنے حصار میں لینے کی کوشش کرتے ہیں اس طرح گھر کے افراد ہی اغیار کے اشاروں پر رقص کرتے ہوئے معاشرے کو متعفن بنانے میں خوب کردار ادا کرتے ہیں جس کا اجتماعی نظارہ خصوصاً مغربی تہواروں پر دیکھنے میں آتا ہے حالانکہ ماضی قریب میں مسلم افراد نے جن لوگوں کو قوم کا مفکر اور لیڈر ہونے کے خطاب سے نوازا انہوں نے زندگی بھر کے حاصل سے یہ نچوڑ نکالا کہ غیر مسلم قومیں مسلمانوں کے حق میں کبھی بہتر نہیں سوچ سکتیں جیسے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ نے فرمایا تھا:۔

> ”میں نے پوری دنیا کی تاریخ پر غور کیا مجھے تاریخ انسانیت میں اللہ رسول ﷺ اور امت رسول ﷺ اور پوری دنیا کے سچے مسلمانوں کا فرنگی سے بڑھ کر اور اس سے بدتر کوئی اور دشمن نظر نہیں آیا یہ یا اس کا کوئی دوست غلاف کعبہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس پہن کر، یا آب زمزم سے وضو یا چوبیس گھنٹے غسل کر کے بھی تمہارے سامنے آئے اگر تم میرے بیٹے ہو تو قیامت تک اس کا اعتبار نہ کرنا۔''

اور شورش کاشمیری نے ایک انٹرویو میں کہا تھا:۔

''میں سمجھتا ہوں کہ بچھو اور سانپ سے دوستی قائم کی جا سکتی ہے لیکن انگریز کے ساتھ دوستی کا تصور بھی میرے لئے نا قابل برداشت ہے میں انگریز کو ہر محاذ پر شکست دینے کا متمنی رہتا ہوں اگر کوئی بین الاقوامی تحریک انگریز کے خلاف چلے تو میں اس میں تن من دھن سے شریک ہوں گا یہ ٹھیک ہے کہ یہ جذبہ انتہاء پسندانہ ہے لیکن میں ایسا کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں۔''

ذرا ایک لمحہ سوچئے! کیا یہ یہودی وہی نہیں جنہوں نے پیغمبر کائنات ﷺ کو زہر دے کر ہلاک کرنے کی ناپاک کوشش کی جو آخر وقت تک مدینہ میں غیر مسلم قوتوں سے گٹھ جوڑ کرتے رہے جن کی دشمنیوں، نفرتوں گندی سوچ اور منفی جذبات سے تنگ آ کے آنحضرت ﷺ نے انہیں خیبر سے جلاوطن کر دیا تھا جنہوں نے عبداللہ بن سبا کا روپ بھر کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی آپس میں ہی تلواروں کو بے نیام کروایا اور مسلمانوں کی شیرازہ بندی کو بکھیر کے رکھ دیا جس سے کھلنے والا فتنوں کا دروازہ آج تک بند نہیں ہوا۔

اور سوچئے! کیا یہ عیسائی وہی نہیں جنہوں نے اندلس سے مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ حکومت کا خاتمہ کر کے ان کی عزت و عظمت کو چھین لیا اور ان سے جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جنہوں نے مساجد کو گھوڑے باندھنے کے لئے استعمال کیا اور غرناطہ کے بازاروں میں قرآن پاک کے ڈھیروں کو آگ لگائی جنہوں نے ہندوستان سے مسلمانوں کی ساڑھے تین سو سالہ حکومت کو ختم کیا اور بہادر شاہ ظفر کے بیٹوں کو قتل کر کے ان کے خون سے چلو بھر کے پیا کہ ان کا انتقام ٹھنڈا ہو جائے جنہوں نے ۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی کے الزام میں عام بے گناہ مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکال کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درختوں پر سر عام پھانسی دی جنہوں نے علماء کو جلا وطن کیا اور ہندوستان میں سلطان ٹیپو شہید کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگا جنہوں نے جلیانوالہ باغ میں مسلمانوں پر فائرنگ کر کے انہیں ناحق قتل کیا اور جاتے ہوئے مسلم اکثریت کا علاقہ کشمیر بھی ہندوؤں کی جھولی میں ڈال گئے جو آج تک مسلمانوں کے سینے کا زخم بنا ہوا ہے۔

ذرا سوچئے! کیا یہ ہندو وہی نہیں جو مسلمان کو ملیچھ اور ناپاک کہتے ہوئے اس کے سائے سے بھی بچتا ہے جس کے نزدیک مسلمان کا جھوٹا ناپاک ہے جنہوں نے پاکستان کی جانب ہجرت کے وقت مسلمانوں کی املاک پر قبضہ کیا مسلمان عورتوں کی چھاتیوں سے دودھ پیتے بچے چھین کر نیزوں کی انیوں پر رکھے اور عورتوں کی عزتوں سے کھیلا جنہوں نے مہاجر کیمپوں میں پینے کے پانی میں زہر ملا کر اپنی نفرت کا اظہار کیا جنہوں نے پاکستان بننے کے بعد دریاؤں کا پانی بند کر کے زمینوں کو بنجر کرنا چاہا اور پاکستان کو ختم کرنے کے لئے رات کی تاریکی میں اس پر حملے کا منصوبہ تیار کیا وہ ہندو جو آج کشمیری بہن کے سر سے دوپٹہ کھینچ کر یوں نعرہ زن ہوتا ہے بلاؤ محمد بن قاسم کو آج کہاں ہے؟......

گویا کہ کفر کی تاریخ ہی اسلام دشمنی کی داستان ہے اور کفر کا منشور ہی اسلام کو مٹانا ہے خواہ اسے طاقت وقوت سے مٹایا جائے یا اسلامی روایات و اقدار کو ختم کر کے سینوں میں مغربی انداز و اطوار کو بھرا جائے بالفاظ دیگر اس وقت اسلام اور کفر میں دو طرح کی جنگ جاری ہے ایک قوت و اسلحہ کی جنگ اور دوسری نظریاتی جنگ اور نظریاتی جنگ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی رسومات اور تماش بینیوں کا اس قدر دلدادہ بنا دو کہ ان کا نام تو مسلمان رہے لیکن شکل وصورت طرز زندگی اور طرز فکر مغربانہ ہو جائے وہ مغربانہ انداز میں سوچیں مغربانہ رنگ میں بولیں ان کی تقریبات ہماری ہی زندگی کی عکاس ہوں تاکہ ہمیں یہ کہنے میں آسانی ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں کہ جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اور آج ڈش، کیبل، وی سی آر ہندووانہ رسومات، مغربی تہوار اور ذرائع ابلاغ کے مجموعی کردار کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ شاید ہم نظریاتی جنگ ہار رہے ہیں اپنے ہاتھوں سے ہم اسلامی شعور کا گلا دبا رہے ہیں، اور جدید سوسائٹی کا فرد کہلانے کے شوق میں مغربیت ہم میں پروان چڑھ رہی ہے ذرا دیکھنا.......... یہ جدت پسندی کہیں ہمیں بے غیرتی کے گڑھے میں نہ گرا دے اور ہمارا رشتہ و تعلق اسلام سے منقطع نہ کر دے وائے ناکامی کہ ہم مغرب سے ان چیزوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنی حیات میں داخل کر رہے ہیں جن کا تعلق بے حیائی اور گندگی سے ہے اور ان آلائشوں سے دامن داغدار کر کے بجائے اس پہ نادم و شرمسار ہونے کے اسے روشن خیالی سمجھ رہے ہیں ہاں آج بے غیرتی کا نام غیرت مندی رکھ دیا گیا ذلت و رسوائی کو عزت و وقار سمجھا جانے لگا غلاظت کی پوٹ کو روشن طرز حیات کے اصولوں کا نام دے دیا گیا حالانکہ مسلمانوں کے پاس تہذیب و تمدن کے ایسے روشن اور درخشندہ نمونے موجود ہیں جن کی مثال پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے لیکن

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
اپنے خورشید پہ پھیلا دیئے سائے ہم نے

اور مغرب کی نقالی میں ان کے تہواروں کو بھی منانا شروع کر دیا حالانکہ جتنا بے حیائی کا مظاہرہ ان تہواروں میں ہوتا ہے مسلمان اگر گریبان میں منہ ڈال کر سوچے تو اس کی نگاہیں مارے شرمندگی کے زمین میں گڑھ جائیں لیکن شاید ضمیر سو چکے جبھی تو اس کا احساس نہیں ہوتا اگر یہی حالت رہی تو بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کچھ دن کی بات ہے اے مردِ ہوش مند
غیرت نہ تجھ میں ہو گی نہ زن اوٹ چاہے گی

اگر ان مغربی اور ہندووانہ تہواروں کی تاریخ کو دیکھیں کہ ان کا آغاز کن حادثوں اور المیوں سے ہوتا ہے تو ایک مسلمان ذہن بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے آج ان مغربی تہواروں نے ہمارے ہاتھوں سے تلوار چھین کر ان میں ساز و مزامیر پکڑا دیئے مسلم نوجوانوں کے جسم جہادی ٹریننگ کی بجائے طبل کی آواز پر تھرکنے لگے انگلیاں رباب کی تاروں سے کھیلنے لگیں اور جب کسی قوم سے جذبہ جہاد مفقود ہو جائے اس کی شامیں رنگین ہونے لگیں اور دن میخانوں میں بسر ہوں تو وہ قوم تباہی کے دھانے پر پہنچ جاتی ہے اور یہ مغربی اور ہندوانہ تہوار آہستہ آہستہ بھولے نوجوانوں کو اسی تباہی کی جانب لے جا رہے ہیں۔ اس دردناک صورتحال کو دیکھ کر میں نے مغربی اور ہندووانہ تہوار کا تاریک پس منظر آپ کے سامنے رکھ دیا ہے اللہ رحیم و کریم سے دعا ہے کہ اس مختصر سے کتابچہ کو اصلاح معاشرہ میں ممد و معاون بنائے۔

تفضیل احمد ضیغم

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسنت بہار بے حیائی کا بازار

عقائد و نظریات کے علاوہ جس چیز سے کوئی قوم دوسری قوم سے جداگانہ حیثیت اور امتیازی شان کو برقرار رکھ سکتی ہے وہ اس کی تہذیب و ثقافت اور طرز تمدن ہے عقائد اور تہذیب کا آپس میں گہرا رشتہ ہے ان میں سے کسی ایک سے قوم ہاتھ دھو بیٹھے تو اس کی امتیازی شان ختم ہو جاتی ہے عقائد و نظریات کی بنیادوں پر تہذیب و ثقافت کی عمارت کھڑی ہوتی ہے اگر کوئی قوم اپنی تہذیب کو چھوڑ کے دوسروں کے طرز حیات اور رہن سہن کے طریقوں کو اپنا لے تو کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس محض عقیدہ ہی ہے زبانی دعوے ہیں عمل کچھ نہیں لوگ اسے اسی قوم کا فرد سمجھیں گے جس کے طور طریقوں کو اس نے اختیار کر لیا ہے مثال کے طور پر اگر کوئی ہندو مسلمانوں کی مسجد میں نماز پڑھے روزے رکھے لباس مسلمانوں جیسا پہنے اس کے اٹھنے بیٹھنے کا انداز مسلمانوں جیسا ہو تو لوگ اسے مسلمان ہی سمجھیں گے بالکل اسی طرح اگر کوئی مسلمان ہندووانہ طرز حیات کو اختیار کر لے ان کی تقریبات منائے تو اسے بھی یہی سمجھا جائے گا کہ یہ عقیدۃً تو مسلمان ہے لیکن عملاً ہندو ہے اور تف ہے آج ہماری مسلمانیت پر کہ ہندو نے تو اسلام کے ساتھ اپنی نفرت کو برقرار رکھا انہوں نے مسلمان کو ناپاک قرار دیا کہ یہ ملیچھ ہے اس کا جھوٹا کھانا پینا حرام ہے اگر اس کا سایہ کسی ہندو پر پڑ جائے تو وہ پلید ہو جاتا ہے مگر کفر کے ساتھ اسلام کی جو عداوت ہونی چاہیے تھی مسلمان اسے قائم نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ سکے چاہیے تو تھا کہ وہ کفر کی رسوم سے دلی نفرت رکھتے اس سے سرعام بیزاری کا اظہار کرتے آج یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ بسنت ہندووانہ رسم ہے لیکن جب اس کے خلاف کچھ شرفاء نے زبان کھولی تو اخبارات پر دانشوروں نے بسنت رسم کے حق میں دلائل دینے شروع کر دیئے مثلاً اس سے سینکڑوں لوگوں کا کاروبار وابستہ ہے وہ اس ذریعہ سے روزی حاصل کرتے ہیں ڈور لگانے والے مانجھا لگانے اور ڈور کی پنی لگانے والے پتنگیں تیار کرنے والے غرضیکہ کتنے ہی لوگوں کا اس سے روزگار وابستہ ہے۔

ان عقل کے اندھوں سے کوئی ذرا سوال تو کرے اگر روزی بننے والی ہر چیز جائز ہے تو پھر چکلوں کو بری نظر سے کیوں دیکھا جاتا ہے کیا ان سے لوگوں کا روزگار وابستہ نہیں ہے مثلاً دلال بے چارے محنت کرتے ہیں کتنے ہی لوگوں کا گاہک ڈھونڈ کر لانے میں روزگار ہے پھر ہیرا منڈی کی طوائفوں کا بناؤ سنگار کرنے والے ان کے لئے پان سگریٹ لانے والے ان کو گاہکوں تک پہنچانے والے کیا روزی کی تلاش میں ان کوٹھوں کو مزید پھیلنا اور جاری رہنا چاہیئے؟ پھر دیکھئے! کتنے ہی لوگوں کا روزگار شراب سے وابستہ ہے بھٹی جلانے والے کشید کرنے والے بوتلوں میں بھر کے گاہکوں تک پہنچانے والے کیا اس طرح سے شراب اب جائز ہوگئی ہے؟

پھر کہتے ہیں بسنت ایک تفریح کا دن ہے تو کیا چکلوں میں جانا اور شراب پینا تفریح نہیں؟ ان کو بری نظر سے کیوں دیکھا جاتا ہے؟ پھر کھول لو گھروں میں چکلے اور شراب کی بھٹیاں.......... جتنے نقصانات مالی، جانی اور اخلاقی اعتبار سے بسنت کے ہیں ایک پسماندہ اور مقروض قوم تو ان کا بوجھ اٹھانے کی ویسے ہی متحمل نہیں فضول خرچی اس میں سب سے زیادہ ہوتی ہے جبکہ ارشاد ربانی ہے۔

﴿ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنَ ﴾

”فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور سے چھپنے والے ایک جریدہ نے اس فضول خرچی کا مختصر ذکر یوں کیا ہے۔

”بسنت نائٹ تو حد ہی ہوگی سارا لاہور روشن تھا کوٹھے آباد اور مسجدیں ویران تھیں شہر میں اونچی چھتیں ایک رات کے لئے لاکھوں میں بکیں گوالمنڈی میں ایک چھت تین لاکھ روپے میں ایک رات کے لئے فروخت ہوئی پاکستان کے قومی پریس نے بھی بے حیائی کے اس مظاہرے میں اپنا حصہ ڈالنا ضروری خیال کیا اور اگلے روز رنگین ایڈیشن شائع کئے گئے جن میں خواتینِ پاکستان اور مردانِ پاکستان ہندووانہ رنگ کے لباس زیب تن کئے غیر ملکی مہمانوں کے ہمراہ چھتوں پر رقصاں اور شراب میں غلطاں پتنگیں اڑا رہے تھے اس روز لاہور شہر میں شراب کے نرخ کئی گنا بڑھ گئے اور شراب کم یاب ہوگئی طوائفیں بک کر کے گھریلو خواتین کے ساتھ کوٹھوں پر کھڑی کر دی گئیں اس روز ہندو جیت گئے مسلمان ہار گئے اس روز بے حیائی اپنی فتح پر مسکرا رہی تھی۔“ [الاخوہ مارچ ۲۰۰۱ء]

غور فرمایئے ایک غریب قوم کے افراد اپنی بربادی کا جشن یوں منا رہے ہیں کہ لاکھوں روپیہ کاغذی پتنگوں پر ضائع کیا اور لاکھوں روپے چھتوں کی خرید و فروخت میں ضائع کر دیئے پھر بے شرمی اور بے حیائی کے وہ مظاہرے کئے کہ غیرت وحمیت سر پیٹ کے رہ گئی اور اس پر مستزاد یہ کہ ملک وملت کا کروڑوں روپے کا نقصان کیا۔

ایک ہندو کی زبان سے اس بربادی کو سنیئے:

”میں لاہور کے جس علاقہ میں ٹھہرا ہوا تھا وہاں سارا سارا دن بجلی کی آنکھ مچولی جاری رہی بجلی کے تاروں کا بار بار آپس میں ٹکرانا وقفے وقفے سے دھماکوں کی آوازیں لائٹ بند، پانی بند، مسجدوں میں وضو کیلئے پانی نہیں، چھتوں پر عجیب قسم کا شور۔ بار بار بجلی کے جھٹکوں سے اکثر کے ٹی وی، فریج،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موٹریں اور پنکھے وغیرہ جل گئے کوئی ایک بھی اس زیادتی کے خلاف آواز نہ اٹھا سکا ہر گھر خود اس جرم میں ملوث تھا خود واپڈا والوں کا گزشتہ سال ۳ گریڈ اسٹیشنوں میں آگ لگنے سے ۱۱ کروڑ کا نقصان ہوا۔"

[واہ رے مسلمان، ص۳]

شاید احساس سود و زیاں ختم ہو گیا وگرنہ کیا ایسی قوم کو اپنی بربادی کا جشن منانا زیب دیتا ہے جس کا بال بال غیر ملکی قرضوں میں جکڑا ہوا ہو اور جنہیں صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے غیر مسلم قومیں بھی متحد ہو چکی ہوں ایسے میں ہم ہندووانہ رسوم سے اپنی مالی اور افرادی قوت کا اپنے ہاتھوں گلا گھونٹ رہے ہیں کتنی ہی جانیں اس گندی رسم میں ضائع ہو جاتی ہیں چند ایک مثالیں ملاحظہ کیجئے:۔

"اس سال لاہور میں یاسر نامی ایک بچے کے گلے میں پتنگ کی ڈور پھرنے سے شہ رگ کٹ گئی اور باپ کے ہاتھوں میں ہی وہ بچہ جاں بحق ہو گیا۔"

[نوائے وقت، فروری ۲۰۰۱ء]

"نوجوان میاں بیوی سڑک پہ موٹر سائیکل پر سوار جا رہے تھے کہ ایک پتنگ کی ڈور گلے میں پھرنے سے بیوی کی شہ رگ کٹ گئی جونہی موٹر سائیکل کنٹرول سے باہر ہوئی دونوں میاں بیوی سڑک کے درمیان میں گرے اور پیچھے سے آنے والی ایک تیز رفتار ویگن نے دونوں کا کام تمام کر دیا۔"

[واہ رے مسلمان، ص۴]

اس کے علاوہ چھتوں سے گرنے، فائرنگ سے ہلاک ہونے اور بھاگتے ہوئے گاڑیوں تلے کچل کر ہلاک ہونے کے بیسیوں واقعات ہمارے کانوں سے ٹکراتے اور ہماری آنکھوں کے سامنے رونما ہوتے ہیں اس کے باوجود ایک ایسی گندی رسم جس میں سوائے نقصان کے کچھ ہے ہی نہیں ہم نے اسے سینے سے لگا رکھا ہے۔

اور پھر اپنی دینی غیرت کا اندازہ کیجئے کہ بسنت کا میلہ جمعہ کے مبارک دن بپا ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اگر ایک علاقہ میں خرافات کا یہ بازار ختم ہوتا ہے تو دوسرے جمعہ کو اور شہروں میں شروع ہوتا ہے یوں ایک شہر کے پتنگ باز دوسرے علاقے میں جا گھستے ہیں اس طرح مہینہ بھر بے حیائی کا بازار گرم رہتا ہے چھتوں پر باقاعدہ ڈانس اور شور وگل کے مناظر دکھائی دیتے ہیں خطبہ جمعہ کے مقابل ڈیک کی پرشور آواز اور باجوں کی قبیح آوازیں سنائی دیتی ہیں اور یوں اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑاتے ہوئے اس بات کا ثبوت دیا جاتا ہے۔

چھتوں پر اس انداز سے چھنکی پائل
جس کی آواز میں آوازِ اذان ڈوب گئی
اور اس قدر شور مچاتی رہیں عشرت گاہیں
جس میں مظلوم کی آہ و فغان ڈوب گئی

اے کاش ڈیک کی آواز پر تھرکنے والے یہ جسم جان سکیں کہ ان کے پاؤں قومی غیرت کی مردہ لاش پر حرکت کر رہے ہیں اور ان کے ہاتھ فضاؤں میں پتنگوں کو بلند نہیں کر رہے بلکہ اسلام کے مقابلے میں ہندو تہذیب کو بلند کر رہے ہیں اور وہ بلند چھتوں پر کھڑے ہو کر دوسرں کے گھروں میں نہیں جھانک رہے بلکہ اپنی ماؤں بہنوں کے ڈوپٹے چھین کے انہیں پاؤں تلے پامال کر رہے ہیں اور وہ بسنت کی رات کو قمقموں سے روشن نہیں کر رہے بلکہ اسلام کی چادر سے روشنیوں کو نوچ نوچ کر پھینک رہے ہیں اور وہ جمعہ کے دن مسجدوں سے گونجنے والی قال اللہ و قال الرسول ﷺ کی آوازوں کے مقابل باجوں کے شور میں پیچا نہیں لڑا رہے بلکہ مندروں کی گھنٹیاں بجا رہے ہیں یہ دیکھ کر رہ رہ کے دل میں یہ سوال اٹھتا ہے۔

کون ہے تارکِ آئین رسولِ ﷺ مختار
مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار
ہو گئی کس کی نگاہ طرزِ سلف سے بیزار

بسنت کی تاریخی حیثیت:

ماضی میں سیالکوٹ شہر کے ایک مدرسہ میں زیر تعلیم ہندو طالب علم حقیقت رائے باکھل پوری نے مسلمان لڑکوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے اس جرم پر حقیقت رائے کو گرفتار کر کے عدالتی کارروائی کے لئے لاہور بھیجا گیا اس واقعہ سے پنجاب کی غیر مسلم آبادی کو شدید دھچکا لگا کچھ ہندو افسر گورنر پنجاب زکریا خان کے پاس گئے کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے لیکن زکریا خان نے کوئی سفارش نہ سنی اور سزائے موت کے حکم پر نظر ثانی سے انکار کر دیا چنانچہ مجرم کو پہلے ایک ستون سے باندھ کر کوڑوں کی سزا دی گئی اور پھر اس کی گردن اڑا دی گئی اس واقعہ سے پنجاب کی غیر مسلم آبادی کو شدید رنج پہنچا حقیقت رائے کی یادگار مڑھی کوٹ خواجہ سعید لاہور میں ہے اب یہ جگہ "باوے دی مڑھی" کے نام سے معروف ہے ۔ اسی جگہ سے ایک ہندو رئیس کالو رام نے گستاخ رسول ﷺ حقیقت رائے کی یاد میں بسنت میلے کا آغاز کیا راجہ رنجیت سنگھ کے بعد انگریز حکومت ۱۸۸۰ء میں حقیقت رائے کی سمادھی کو باغبانپورہ بھوگی والی میں ارائیوں سے زمین خرید کے مندر بنا دیا گیا ہندو، سکھ بسنتی کپڑے (شہیدی لباس) پہن کر یہ میلہ مناتے اور اسلام کو بدنام کرنے کی غرض سے بسنت کا تہوار مناتے تھے۔

[از ڈاکٹر بی ایس نجار۔ Punjab Under the later Mughals Page-No-279]

یہی واقعہ تاریخ لاہور از سید عبداللطیف صفحہ ۳۲۴ پر درج ہے گویا آج بسنت کا تہوار منانا درحقیقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین و تذلیل کی تقریب میں شامل ہونے کے مترادف ہے اور آج کوئی شخص اپنی ماں، بیٹی، یا بہن کی توہین تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت نہیں کرتا کیا رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کی عزت وعصمت اتنی سستی ہے کہ مسلمان اپنے سامنے ایسی تقاریب کو برداشت کرتا پھرے۔

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود

قیام پاکستان سے قبل لاہور میں ہندو اور مسلمان اکٹھے آباد تھے اور بسنت کا آغاز بھی کوٹ خواجہ سعید لاہور سے ہی ہوا تھا تاریخ لاہور پہ لکھی جانے والی معتبر کتابوں سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ بسنت خالص ہندووانہ تہوار ہے مثال کے طور پر یونس ادیب کی کتاب ''میرا شہر لاہور'' کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

''لاہور شہر کی زندگی میں بسنت سے رنگینیاں بھر جاتی تھیں اس سے پندرہ یا بیس دن پہلے ہندو لوہڑی کا تہوار مناتے تھے جسے بسنت کی ریہرسل کا نام دیا جاسکتا ہے لوہڑی پر لاہور کے حلوائی اور دوسرے دکاندار خاص طور پر چڑوے، ریوڑیاں اور بتاشے تیار کرتے تھے سارا دن بازاوں میں چہل پہل ہوتی تھی پتنگوں اور ڈور کی خرید وفروخت ہوتی اور رات کے آنگن میں جب شام اپنے قدم رکھتی تو بازاروں، محلوں اور چوکوں میں لکڑی کے الاؤ روشن ہو جاتے ہندو عورتیں اور بچے لوہڑی کے روشن الاؤ دیکھنے کے لئے گھروں سے باہر آجاتے یہ الاؤ صبح تک روشن رہتے اور صبح ہوتے ہی لاہور میں زبردست پتنگ بازی شروع ہو جاتی۔'' [میرا شہر لاہور، ص ۱۲۷]

معلوم یہ ہوا کہ لوہڑی کے میلہ سے متصل بعد بسنت کا آغاز ہوتا جس کا ساز و سامان لوہڑی میلہ سے ملتا تھا فروری کے آخر میں بسنت کا آغاز ہوتا تھا لوگ پیلے کپڑے پہنتے، گھروں میں پیلا حلوہ اور پیلے چاول پکاتے بچے اور نوجوان پتنگیں اڑاتے دہلی میں آج بھی برلا نامی ایک مندر ہے جس میں کالکا دیوی کی مو...

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسنت کے روز ہندو کالکا دیوی کے اس مندر میں گوئٹے کے پیلے پھولوں کا ایک ڈھیر لگا دیتے ہیں اور خاص پوجا کرتے ہیں۔ بسنتی رنگ کے کپڑوں کے متعلق یونس ادیب رقمطراز ہیں:۔

''ہندو مکانوں کی چھتوں پر بسنتی اوڑھنیوں والی عورتیں اور لڑکیاں آ جاتیں اور شہر کی چھت پر جیسے بسنتی پھولوں کی کیاریاں اگ آئی ہوں اس روز سکھ لڑکے بھی بسنتی پگڑیاں باندھتے تھے اور نیلے آسمان کے سمندر میں رنگ برنگی پتنگیں کشتیوں کی طرح تیرتی ہوئی نظر آتی تھیں۔''

اور اس دن کی بے حیائی ملاحظہ کیجئے جو اس وقت بھی موجود تھی۔

''کئی ہندو سکھ لڑکیاں سارا سارا دن کوٹھوں پر بسنت مناتی تھیں اس روز انہیں کوٹھوں پر آنے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا لیکن مسلمان گھروں کی مائیں اپنی بیٹیوں کو چھت پر سے اتار کر نیچے لے جاتی تھیں انہیں بسنت کے روز چھتوں پر آنے کی اجازت نہیں تھی۔'' [میرا شہر لاہور، ص ۲۸، ۱۲۹]

ہندووانہ رسم و رواج پہ لکھی جانے والی قدیم کتاب جو محمود غزنوی کے دور میں لکھی گئی اس کا ایک اقتباس پڑھیے:

''اس مہینے میں استواء ربیعی ہوتا ہے جس کا نام بسنت ہے ہندو لوگ حساب سے اس وقت کا پتہ لگا کر اس دن عید کرتے ہیں اور برہمنوں کو کھانا کھلاتے ہیں جیٹھ کے پہلے دن جو اجتماع کا دن ہے عید کرتے ہیں اور نیا غلہ تبرکاً پانی میں ڈالتے ہیں۔'' [کتاب الہند البیرونی، ص ۳۶۷]

استواء ربیع کا مطلب موسم بہار ہے ہندو لوگ بہار کی آمد پر جشن منایا کرتے تھے جو آہستہ آہستہ پتنگ بازی کو بھی اپنے ساتھ شامل کرتا چلا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی بسنت کی جھلک ذرا سکھ دور میں دیکھئے:

''لوگوں کو ابھی تک یاد ہے کہ اس جگہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دور میں بسنت پر کس قدر جشن ہوتا تھا جب عیش پسند مہاراجہ اس کے سردار اور فوجی دستوں کے علاوہ ہر کوئی زرد پوشاک میں ملبوس ہوتا تھا اور مہاراجہ اس خانقاہ پر حاضری کے وقت ۱۱۰۰ روپیہ اور دو زرد شالوں کا جوڑا بطور نذرانہ پیش کرتا تھا۔'' [تاریخ لاہور، عبداللطیف، ص ۲۶۰]

ایک انگریز مورخ الیگزینڈر بریز نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانے میں لاہور میں منائی جانے والی بسنت کا ذکر یوں کیا ہے:

''بسنت کا تہوار جو بہار کا تہوار تھا ۶ فروری کو بڑی شان وشوکت سے منایا گیا رنجیت سنگھ نے ہمیں اس تقریب میں مدعو کیا اور ہم اس کے ساتھ ہاتھیوں پر سوار ہو کر اس میلہ کی بہار دیکھنے چلے جو بہار کا خیر مقدم کرنے کے لئے سجایا جاتا ہے لاہور سے میلہ تک مہاراجہ کی فوج دورویہ کھڑی تھی۔ مہاراجہ کا شاہی خیمہ کے درمیان ایک شامیانہ تھا جس کی مالیت ایک لاکھ روپے تھی اور اس پر موتیوں اور جواہرات کی لڑیاں آویزاں تھیں اس شامیانہ سے شاندار چیز اور کوئی نہیں ہوسکتی مہاراجہ نے بیٹھ کر پہلے گرنتھ صاحب کا پاٹھ سنا پھر گرنتھی کو تحائف دیئے اور مقدس کتاب کو دس جزدانوں میں بند کر دیا گیا سب سے اوپر جزدان بسنتی مخمل کا تھا اس کے بعد مہاراجہ کی خدمت میں پھل اور پھول پیش کئے گئے جن کا رنگ زرد تھا بعد ازاں امراء، وزراء افسران آئے جنہوں نے زرد رنگ لباس پہن رکھے تھے انہوں نے نذریں پیش کیں اس کے بعد طوائفوں کے مجرے ہوئے۔''

[نقوش لاہور نمبر، ص ۶۳ ۷]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ سکھ بھی بسنت کے دن کو اپنا مذہبی دن سمجھتے تھے اسی لئے رنجیت سنگھ نے اس دن گرنتھ صاحب کا پاٹھ سن کر مقدس کتاب کو جزدانوں میں بند کیا۔

دور حاضر کے نامور صحافی رانا شفیق خان پسروری اپنے حالیہ سفر نامہ بھارت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''گزشتہ سال جنوری میں الہ آباد (بھارت) کے مقام پر جو مہا کنبھ میلہ ہوا اس میں بڑے بڑے اچاریوں نے شبھ گھڑیوں کی تقسیم کی تھی اس کے مطابق ۲۹ جنوری کے روز ''بسنت پنچھی'' کا تہوار منایا گیا میں نے خود اپنی آنکھوں سے اس روز دہلی کی پرانی سبزی منڈی کے پاس بسنت کا مذہبی جلوس دیکھا تھا جو کالی کے مندر کی طرف جا رہا تھا اس طرح میں نے آگرہ کالج کے پرنسپل سے بسنت کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ ''بسنت پنچھی ماگھ'' یا بھاگوں کے مہینہ میں منائی جاتی ہے اس دن گاؤں گاؤں جگہ جگہ میلے لگتے ہیں سرسوتی اور کالکا دیوی کی پوجا کی جاتی ہے بچے بزرگ اور عورتیں وغیرہ پیلے کپڑے پہنتے ہیں گھروں میں پیلا حلوہ اور پیلے چاول پکائے جاتے ہیں بچے اور نوجوان پتنگیں اڑاتے ہیں چاروں طرف خوشحالی اور خوشی کا ماحول رہتا ہے۔ آگرہ کے پرنسپل کے اس بیان سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ہندو اس تہوار کو مذہبی انداز میں مناتے ہیں دہلی میں مجھے وہ مندر بھی دکھایا گیا جہاں لوگ بسنت کے روز خاص اہتمام سے جاتے ہیں۔'' [ہفت روزہ اہلحدیث، ۱۹ زی الحجہ ۱۴۲۳]

اس ساری بحث سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بسنت خالصتاً ہندووانہ رسم ہے اس کا منانا مسلمان کے لئے جائز نہیں اس لئے کہ اس میں تشبہ بالھنود ہے اس میں مال و جان کا ضیاع ہے اخلاقیات کا بگاڑ ہے اور اس کی ابتداء پیغمبر کائنات ﷺ کی گستاخی سے ہوتی ہے لیکن ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ پاکستان کے حکمران خود اس بسنت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے منانے کی ترغیب دے رہے ہیں پتہ نہیں ہماری انڈیا سے جنگ کس بات پر ہے حکومتی سطح پر بسنت کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اس بارے میں چندر سالوں کے ذرا تاثرات پڑھئے جن سے محسوس یہ ہوتا ہے کہ شاید بسنت ہندوؤں کا نہیں ہمارا سرکاری تہوار ہے۔

اس سال بسنت کی آمد سے تقریباً بیس روز قبل ہی شہر میں بسنت کے استقبال کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں لاہور کے ایک بیوروکریٹ بے حیائی کے اس سلسلے کو مکمل پلان کر رہے تھے ہر طرف بسنت بسنت ہو رہی تھی پورے شہر میں آتش بازی کے پروگرام تشکیل دیئے گئے ٹیلی ویژن دو سے تین دن مسلسل اس بے حیائی کو اور اس سلسلے میں ہونے والے پروگرام کو نشر کر رہا تھا اس طوفان بدتمیزی میں دوسرے شہروں کو شریک کرنے کی بھی کوشش کی گئی ملتان اور راولپنڈی سے خصوصی بسنت ٹرین چلائی گئی حیاء دار اور سنجیدہ ذہن رکھنے والے لوگ اس شور وغوغے پر حیران و پریشان تھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر حکمران وقت کو کیا ہو گیا ہے ان کا ہدف کیا ہے اور یہ لوگ چاہتے کیا ہیں؟ [الاخوہ مارچ ۲۰۰۱ء]

اس سال ستم بالائے طاق یہ ہے کہ بسنت کا فریضہ حکومت کی سربراہی میں سرانجام دیا جا رہا ہے۔کامران لاشاری ریس کورس میں ہفتہ بھر بسنت منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں جسے جشن بہاراں کا نام دیا گیا ہے اس ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ پتنگیں لوٹنے والے کو ''مسٹر لٹیرا'' ۲۰۰۰ء کا خطاب دیا جائے گا لاہور کے بارونق چوکوں میں بڑی بڑی پتنگیں نصب کی جائیں گی۔ [ترجمان الحدیث فروری ۲۰۰۰ء]

یہ اس قوم کے محافظوں کا حال ہے کہ قوم کے سرمایہ کو فضول خرچیوں اور عیاشیوں پر ضائع کر رہے ہیں اور خود کو مجاہد یا غازی کے مقدس لفظ سے ملقب کرنے کی بجائے لٹیرا بننے میں مقابلے ہو رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر کوئی مست مے ذوقِ تن آسانی ہے
تم مسلمان ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟

وہی ہندو جو آج کشمیر میں مسلمان بہنوں کی عصمتوں سے کھیل رہا ہے معصوم بچوں سے ان کا تبسم چھین رہا ہے بوڑھوں کی داڑھیوں کو نوچ رہا ہے مسجدوں کو گرا کے ان کی جگہ مندر تعمیر کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے اور ہماری مسلمانیت یہ ہے کہ ہم ان کے تہوار منا کے ہندومت کو فروغ دے رہے ہیں اور جب ایک مسلمان کسی کافر کی پیروی اور نقل کرتا ہے تو وہ یقیناً اپنے دل میں اس کے لئے نرم گوشہ رکھتا ہے یوں ایک طرف اس کا دل غیر مسلموں کی محبت و الفت کی آماجگاہ بن جاتا ہے اور دوسری جانب اس کے دل میں پرہیزگار متقی اور شرعی احکام کے پابند مسلمانوں کے خلاف شدید نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویلنٹائن ڈے

(Valentines Day)

انسان کو اللہ رب العزت نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس کو عقل و خرد جیسی نعمت سے نواز کے دیگر مخلوقات سے ممتاز کر دیا انسان کا بڑا بلند معیار ہے لیکن جب اسی انسان سے شرم و حیا چھن جائے تو اس میں حیوانیت در آتی ہے۔ پھر اپنی ہی بہن یا بیٹی کے سر سے آنچل کھینچتے ہوئے اس کے ضمیر پر ہلکی سی خراش تک نہیں آتی اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِیْ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ)) [بخاری کتاب الادب]

''جب تجھ میں شرم نہ رہے تو جو چاہے کر''

اور مغرب کے مادر پدر آزاد معاشرے کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ انسان سے شرم و حیا اور غیرت کو چھین کے جنسی تسکین میں اسے حیوانوں کے برابر لا کھڑا کیا جائے تا کہ ماں بہن اور بیٹی یا بیوی کے درمیان مقدس رشتوں کی جو دیواریں کھڑی ہیں ان کو گرا دیا جائے انہی سازشوں کی ایک کڑی ویلنٹائن ڈے ہے اور پاکستان میں بھی اس دن غیر شادی شدہ نوجوان طبقہ میں غیر معمولی جوش و خروش دیکھا گیا ہے حتیٰ کہ انگریزی اخبارات کے علاوہ اردو کے اکثر اخبارات نے بھی اس روز ویلنٹائن ڈے کے فحاشی اور بے غیرتی پر مبنی فلسفے کو اجاگر کرنے میں خاصا کردار ادا کیا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتنا بے حیائی کا اجتماعی مظاہرہ اس دن کیا جاتا ہے شاید مغرب سے درآمد شدہ بے حیائی کے تہواروں میں سے کوئی دن بھی اس سطح کو نہیں پہنچ سکا ہوگا اور سب سے بڑی اس گندگی کی دلیل یہ ہے کہ اگر کسی شریف۔ آدمی کی بہن یا بیٹی اس سے پوچھتی ہے کہ یہ ویلنٹائن ڈے کیا ہوتا ہے اور کیسے منایا جاتا ہے تو شاید وہ جواب دینے کی بجائے شرم سے گردن جھکا لے ہم پہلے تو بتائیں گے کہ اس دن کو کس انداز سے منایا جاتا ہے پھر اس کی تاریخ اوراس کے نقائص آپ کے سامنے رکھیں گے۔

ویلنٹائن ڈے منانے کے مختلف انداز:

۱۴ فروری کو خواتین و حضرات ایک دوسرے سے محبت کے اظہار کے لئے یہ دن مناتے ہیں ضروری نہیں کہ جس سے محبت کا اظہار کرنا ہے اس سے شناسائی ہی ہو کوئی بھی شریف زادی ہو کسی بھی معزز خاندان کی عزت ہو اس دن اس سے محبت کے اظہار کی گویا اجازت مل جاتی ہے اور طریق کار یہ ہے کہ گلاب کے پھول کو ایک عشقیہ کارڈ کے ساتھ نتھی کر کے اپنے محبوب یا محبوبہ کی طرف بھیجا جاتا ہے اور یہ پھول والا کارڈ یا تو مرد خود ہی راہ چلتے ہوئے کسی دوشیزہ کو پکڑا دیتا ہے یا کوئی دوشیزہ بے باکی سے کسی مرد کو پکڑا دیتی ہے یا پھر پھول بھیجنے کا کام پھول بیچنے والی کمپنیاں اضافی رقم لے کر کرتی ہیں کچھ لوگ صرف کارڈ بھیجنے پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں ان کارڈوں پر محبت کے اظہار کے لئے اشعار یا نثری عبارت درج ہوتی ہے مگر روایت کے مطابق تحریر کرنے اور بھیجنے والا یا والی اپنا نام درج نہیں کرتی البتہ تحریر میں کوئی ایسا اشارہ دے دیا جاتا ہے جس سے وصول کرنے والا اندازہ لگا لیتا ہے کہ اس کا چاہنے والا کون ہے اور اگر بھیجنے والے کے لئے وہ بھی ایسے ہی جذبات رکھتا ہے تو جواباً وہ بھی کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کرے گا یا کرے گی یوں اس طرح دونوں کے درمیان سے حجاب ختم ہو جائے گا حیا کا دامن چاک ہو جائے گا اور کھل کر بے حیائی کا کھیل کھیلنے کا سلسلہ چل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلے گا یہ حقیقت مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے کہ یہ کھیل غیر شادی شدہ افراد کے مابین کھیلا جاتا ہے اس روز میاں بیوی بھی ایک دوسرے کے لئے اچھے جذبات کا اظہار کرتے ہیں مگر اصل میں عملی طور پر آج کل ویلنٹائن ڈے پر وہی لوگ ایک دوسرے سے ایسے جذبات کا اظہار کرتے ہیں جو ایک دوسرے سے رشتہ ازدواج میں تو منسلک نہیں ہوتے مگر تعلقات کے خواہاں ہوتے ہیں اور یہ بات تو مبنی برحقیقت ہے کہ ہر کام کا معیار اس کے کرنے والوں سے پرکھا جاتا ہے شرفاء سے شریفانہ حرکات ہی عموماً سرزد ہوتی ہیں جبکہ گندے کردار کے مالک لوگ گندی چیزوں کو اپناتے ہیں اور دامن پر لگی گندگی کو چھپانے کی بجائے اس کے اظہار میں فخر بھی محسوس کرتے ہیں اگرچہ دونوں گروہوں میں ایک فرق اور امتیاز ہے لیکن بسا اوقات گندے جراثیم پھولوں کی تباہی کا باعث بن جاتے ہیں پاکستان میں ویلنٹائن ڈے منانے میں سب سے پیش پیش فلمی ستارے، کنجر اور گویے ہیں اور اس کے بعد ان کی نقالی کرنے والے اسلامی مزاج سے ناآشناء لوگ...... کیا خوب کہ کنجر اور شرفاء ایک ہو گئے ۔ جبکہ ہم جانتے بھی ہیں کہ ہمارے ہیروز فلمی ستارے اور کرکٹرز نہیں بلکہ صلاح الدین ایوبی اور محمود غزنوی جیسے لوگ ہیں اور ویلنٹائن ڈے پر ایک مخصوص فلمی طبقہ بے حیائی کا مظاہرہ کرتا ہے تو اخبارات بھی اسے ایک نمونہ کے طور پر عوام کے سامنے رکھتے ہوئے بے حیائی کی اشاعت میں اپنا حصہ ڈال دیتے ہیں ذیل میں ہم اس کی چند ایک مثالیں پیش کر رہے ہیں۔

اداکاروں کے ویلنٹائن ڈے منانے کے مختلف انداز:۔

پاکستان میں مختلف معاشرتی طبقوں کے ساتھ ساتھ فنکار بھی ویلنٹائن ڈے جوش وخروش سے مناتے ہیں فنکار آج کا دن کیسے منائیں گے یہ جاننے کے لئے ایک سروے کیا گیا ذیل کی رپورٹ اسی سروے پر مشتمل ہے۔

[روزنامہ جنگ ۱۴ فروری، ۲۰۰۱ء]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اداکارہ صائمہ نے ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تجدید محبت کے دن کا آغاز اس دعا کے ساتھ کروں گی کہ میری محبت ہمیشہ قائم رہے پھر میں اپنے محبوب کو پھول ارسال کروں گی۔

☆ ادکارہ ریشم نے کہا میں اپنے پیاروں اور دوستوں کو پھولوں کے تحفے بھجوا کر ویلنٹائن دے کا آغاز کروں گی کئی احباب میرے ہاں آئیں گے کئی کے ہاں میں جاؤں گی۔

☆ اداکارہ خوشبو نے کہا میں نے بہت سے دوستوں کو پھول بھجوانے کا اہتمام کیا ہے سہ پہر کو چند قریبی دوستوں کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر جاؤں گی اس سے مجھے راحت ملے گی۔

☆ ادکار ار باز خان نے کہا کہ میں ویلنٹائن ڈے کو رومانوی انداز سے مناؤں گا اور اسی کو تحفہ بھیجوں گا جس سے پیار کرتا ہوں وہ کون ہے یہ ایک راز ہے ان شاء اللہ جلد ہی میں اس سے پردہ اٹھاؤں گا اور دنیا کو بتا دوں گا کہ وہ کون ہے۔

☆ اداکارہ ثناء نے کہا کہ مجھے تجدید محبت کے دن کے حوالے سے ای میل کے ذریعے بہت سے پرستاروں کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں پھول اور ویلنٹائن ڈے کارڈ بھی مل رہے ہیں جس کو ویلنٹائن کارڈ اور پھول بھیجوں گی وہ بہت خوش قسمت ہوگا۔

☆ اداکار بلال نے کہا کہ میں اپنی گرل فرینڈ کو پھول اور تحفہ پیش کروں گا میں اسے اپنی شریک حیات بنانا چاہتا ہوں اس کا نام نہیں بتا سکتا۔

قارئین! یہ چند ایک اخلاق سوز خیالات ہیں جو ملکی اخبار روزنامہ جنگ سے نقل کئے گئے ہیں ان خیالات کے اظہار کے ساتھ ساتھ اخبار کا پورا رنگین صفحہ مختلف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زاویے بنتی ہوئی مرد وزن کی رنگین تصاویر سے مزین ہے ان خیالات کو ذکر کرنے کی ہم قطعاً جسارت نہ کرتے لیکن محض اس خیال سے کہ شاید ہم اپنے گریبان میں جھانک سکیں اگر ہماری بیٹی یا بہن انہی الفاظ کا اظہار اپنی زبان سے کرے میں اپنے محبوب کو پھول ارسال کروں گی۔ کئی احباب میرے ہاں آئیں گے اور میں ان کے ہاں جاؤں گی۔ میں دوستوں کے ساتھ لانگ ڈرائیو کو جاؤں گی۔ مجھے ای میل سے چاہنے والوں کے پیغامات مل رہے ہیں تو کیا ایک شریف آدمی کے کان سن نہ ہو جائیں گے اس کے دماغ میں کوئی سنسناہٹ نہیں ابھرے گی وہ حیا سے آنکھیں نہیں جھکا لے گا؟ پھر ایک لمحہ سوچئے کہیں یہ دن ہمارے درمیان سے احترام وحیا کے پردہ نہ اٹھا دے اور رشتوں کی مقدس دیواریں گرا کے نظروں کو بے باک اور گستاخ نہ کر دے۔

پہلے ہم نے آپ کے سامنے ان لوگوں کے خیالات رکھے تھے جن کے دن رات کا ماحصل رقص ونغمہ ہے اور جن کے کانوں میں اکثر اذان کی آواز کی بجائے گھنگھروؤں کی کھنک اور شہنائیوں کی آواز گونجتی ہے اب ہم ان کے ویلنٹائن ڈے منانے کا انداز آپ کے سامنے رکھتے ہیں جنہیں ''پاکستانی عوام'' کہتے ہیں۔

عوام کے ویلنٹائن ڈے منانے کے انداز:

اس دن اخبارات پر مختصر دو یا تین سطری سینکڑوں خطوط شائع ہوئے جن میں کئی رنگ سے اپنے محبوبوں کو یاد کیا گیا ایسے روزنامے ہر شریف گھر میں بھی پہنچے اور اس طرح سے اخبارات نے اپنے ممدوح مغرب کی بے حیائی کو گھر گھر پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیا چند ایک ملاحظہ فرمایئے۔ [روزنامہ جنگ ۱۴ فروری ۲۰۰۱ء]

ثمینہ خان! جس طرح خوشبو کے بغیر پھول کچھ نہیں اسی طرح میں تمہارے بغیر کچھ نہیں آئی لو یو میم صاحب۔ [خرم آفتاب فیصل آباد]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزینہ! وہ بہت خوبصورت لمحہ تھا جب تم میرے دل میں آ بسیں

[ظفر علی لاہور]

سعدیہ ظفر! تمہاری دلکش مسکراہٹ مجھے بے چین کر دیتی ہے۔ [محمد یوسف خوشاب]

مس شہزادی! آپ کی مسکراہٹ دیکھ کر آسمان بھی شرما جاتا ہے اللہ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے۔ [محمد سرفراز خان]

ڈاکٹر فوزیہ روشن علی!

دیکھئے عشاق پاتے ہیں بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے یہ سال اچھا ہے

[ڈاکٹر صلاح الدین ایوبی، لاہور]

مہتابہ! میں تیرے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

[شبیر احمد وٹو، لاہور]

ناصر ملک!

اسے کہو بہت نامراد شے ہے جنوں
اسے کہو مجھے اس کا جنوں ہے بہت

[نازیہ نیاز لاہور]

نومہ! تم بہت خوبصورت ہو اور نہ قیمتی سلمانی پتھر، نیلم، سونا اور کانچ تمہاری برابری کر سکتے ہیں تم نے میرا دل لوٹ لیا ہے۔ [بابر گل، لاہور]

شمیم اختر!

آئینہ حسن و عشق تم چودھویں کا چاند ہو یا مہ تاب ہو
جو کچھ بھی ہو خدا کی قسم لاجواب ہو

[محمد شوکت علی، خوشاب]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت میں یہ چند ایک دل جلوں کی تحریریں ہیں لیکن دراصل ایک اسلامی معاشرے کے منہ پر طمانچہ ہیں کہ جہاں غیر محرم سے نرم آواز میں بات کرنے کی بھی ممانعت ہو وہاں یوں سرعام اخبارات پر حیا کا دامن چاک کیا جائے اور یاد رکھئے طوفان کا آغاز بگولوں سے ہوا کرتا ہے سمندر میں اٹھنے والی تباہ کن موجیں پہلے چھوٹی لہروں سے جنم لیتی ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ خس و خاشاک کی رہین منت ہوتی ہے اسی طرح معاشرے کی بربادی کا آغاز چھوٹی چھوٹی اخلاق سوز حرکات سے ہوتا ہے یہ چھوٹے چھوٹے ویلنٹائن عشقیہ کارڈ ناجائز تعلقات کی راہ ہموار کرتے ہیں ۔ اخلاق باختگی انہی سے جنم لیتی ہے یہاں تک کہ سلسلہ اغوا یا زناء پر منتہی ہوتا ہے اور یوں عزتوں کے جنازے اٹھ جانے سے خاندانوں پر بے غیرتی کا ٹھپہ لگ جاتا ہے اور ان کارڈز کو بے باک محبت نہ سمجھیں یورپ میں بھی سب سے پہلے اس کارڈ کو محبت ہی سمجھا جاتا تھا اور آج وہاں محبت کا تصور و مفہوم بالکل بدل گیا بلکہ وہاں محبت کا لفظ درحقیقت جنسی تسکین ہوس ناکی اور آزادانہ اختلاط کا رنگ اختیار کر گیا ہے وہاں مرد و زن کی باہمی رضامندی جسموں کا ملاپ اور زنا کاری محبت کہلاتی ہے آج ہم یورپ کی نقالی میں فخر کرتے ہیں تو کل کلاں محبت کا تصور بھی تبدیل ہو جائے گا اور یورپی تہذیب کی طرح ویلنٹائن کارڈ کے پردے میں عزتوں کی نیلامی ہوا کرے گی اس لئے کہ

میں نے دیکھا ہے بے پردگی میں الجھ کر ہم نے
اکثر اپنے اسلاف کی عزت کے کفن بیچ دیے
نئی تہذیب کی بے رخ بہاروں کے عوض
اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیے

ویلنٹائن ڈے کی تاریخی حیثیت :

ویلنٹائن ڈے کا آغاز کہاں سے ہوا اس بارے کوئی حتمی رائے نہیں ملتی انسائیکلوپیڈیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آف برٹانیکا کے مطابق اس کا تعلق رومیوں کے دیوتا لوپر کالیا (Luper Calia) سے ہے جہاں بطور تہوار کے یہ دن منایا جاتا تھا اور بعض کے مطابق اس کا تعلق سینٹ ویلنٹائن سے ہے بہرکیف یہ بات تو پکی ہے کہ اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں بلکہ غیر مسلموں سے ہے ویلنٹائن ڈے سے متعلقہ مختلف روایات میں سے ایک مستند روایت یہ ہے کہ یہ دن رومن سینٹ ویلنٹائن کی مناسبت سے منایا جاتا ہے جسے محبت کا دیوتا بھی کہتے ہیں اس روایت کے مطابق ویلنٹائن نامی اس شخص کو مذہب تبدیل نہ کرنے کے جرم میں پہلے قید رکھا گیا لیکن بعد میں سولی پر چڑھا دیا گیا قید کے دوران ویلنٹائن کی جیلر کی بیٹی سے دوستی اور محبت ہوگئی سولی پر چڑھائے جانے سے پہلے ویلنٹائن نے جیلر کی بیٹی کے نام ایک الوداعی محبت نامہ چھوڑا جس پر دستخط سے پہلے لکھا تھا'' تمہارا ویلنٹائن''اور یہ واقعہ ۱۴ فروری ۲۶۹ء کو رونما ہوا یوں محبت کرنے والوں کے لئے ویلنٹائن کو پیش رو تسلیم کیا جانے لگا اور اس کی یاد میں ۱۴ فروری یوم تجدید محبت بن گیا۔

محبت کرنے والوں نے ویلنٹائن ڈے کے نام سے ۱۴ فروری کو ایک تہوار کی شکل دے دی صدیوں سے یہ مغرب میں منایا جاتا رہا جس میں محبت کرنے والے جوڑے ایک دوسرے کو پھول اور تحائف پیش کرتے تھے مشرق والے اس سے ناآشنا رہے لیکن ڈش اور چینل کے فروغ کے بعد ویلنٹائن ڈے کے حوالوں سے نشر ہونے والے پروگراموں کی وجہ سے ویلنٹائن ڈے پوری دنیا میں مقبولیت حاصل کر گیا اب یہ پاکستان سمیت مختلف ممالک میں منایا جاتا ہے۔ [روزنامہ جنگ ۱۴ فروری ۲۰۰۱ء]

ایک روایت یہ ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں ایک رومی پادری تھا جس کا نام ویلنٹائن تھا اور پادری چونکہ عیسائیوں کے ہاں مقدس باپ کا درجہ رکھتا ہے جو گناہوں سے لوگوں کو پاک کرتا ہے اور کلیساؤں میں مقیم کنواری لڑکیاں راہبائیں کہلاتی ہیں جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر بھر شادی نہیں کرتیں اور راہبہ کا کسی سے تعلق استوار کرنا مذہبی جرم سمجھا جاتا ہے لیکن پادری ویلنٹائن ایک راہبہ پر عاشق ہو گئے جبکہ راہبہ سے تعلق استوار نہیں ہو سکتے تھے چنانچہ پادری نے راہبہ کو گناہ میں ملوث کرنے کے لئے بتایا کہ مجھے خواب میں اس بات کی اطلاع دی گئی ہے اگر ۱۴ فروری کو کوئی راہب یا راہبہ آپس میں زنا کر لیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا آخر دونوں نے ایک دوسرے سے منہ کالا کر لیا اور یوں کلیسا کے مذہبی تقدس کو پامال کیا چنانچہ دونوں کو اس جرم کی پاداش میں قتل کر دیا گیا کچھ عرصہ بعد بعض لوگوں نے ایک دوسرے سے اظہار محبت کے لئے ویلنٹائن کو شہید محبت کا درجہ دے کر ۱۴ فروری کو ویلنٹائن ڈے کے نام سے منانا شروع کر دیا ویلنٹائن کے پیغام کا سب سے پرانا کارڈ لندن کی لائبریری میں موجود ہے یہ کارڈ پانچ سو سال قبل ایک لڑکی نے اپنے منگیتر کو بھیجا تھا اس کارڈ میں لکھا ہے کہ اگر تم مجھ سے پیار کرتے ہو تو آ کر مجھ سے شادی کر لو اور جو لوگ کہتے ہیں کہ اس کا تعلق رومی تہوار لوپر کالیا سے ہے وہ کہتے ہیں کہ اس تہوار پر روم کے مرد حضرات اپنی قمیصوں پر اپنی دوست محبوباؤں کے نام لگا کر چلتے تھے اسی سے یہ دن مختلف شکلیں بدلتا اس روپ کو پہنچا ہے۔

مذکورہ معلومات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ویلنٹائن ڈے کا تعلق خواہ رومن لوگوں سے ہو یا مغربی لوگوں سے اسلام سے اس کا تعلق ہرگز نہیں اور ان لوگوں کی خدمت میں جو اس دن کو منانے کے لئے ہلکان ہوئے جا رہے ہیں ان کے لئے ہم مغرب سے چند تصویریں پیش کرتے ہیں جو ویلنٹائن ڈے سے متعلقہ ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

ایک رسالہ کے تاثرات

ہمارے ایک فاضل دوست جو نہ صرف امریکہ سے بین الاقوامی قانون میں پی، ایچ، ڈی کر کے آئے ہیں بلکہ وہاں ایک معروف یونیورسٹی میں پڑھانے کا اعزاز بھی رکھتے ہیں انہوں نے اپنے چشم دید واقعات کی روشنی میں بتایا ہے کہ حالیہ برسوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں امریکہ اور یورپ میں اس دن کو جوش و خروش سے منانے والوں میں ہم جنس پرستی میں مبتلا نوجوان لڑکے اورلڑکیاں پیش پیش تھیں وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سان فرانسسکو میں ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ہم جنس پرست خواتین و حضرات کے برہنہ جلوس دیکھے جلوس کے شرکاء نے اپنے سینوں اور اعضائے مخصوصہ پر اپنے محبوبوں کے نام چپکا رکھے تھے وہاں یہ ایسا دن سمجھا جاتا ہے جب محبت کے نام پر آوارہ مرد اور عورتیں جنسی ہوسنا کی کی تسکین کے شغل میں غرق رہتی ہیں جنسی انارکی کا بدترین مظاہرہ اسی دن کیا جاتا ہے ہمارے یہ دوست آج کل لاہور میں ایک پرائیویٹ لاء کالج کے پرنسپل ہیں ایک جدید، روشن خیال اور وسیع المطالعہ شخص ہونے کے ساتھ ساتھ انہوں نے پاکستان میں ویلنٹائن ڈے منانے والوں کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا کہ ''میرا جی چاہتا ہے اس دن کو منانے کے لئے جہاں جہاں اسٹال لگائے گئے ہیں انہیں آگ لگا دوں۔'' [ماہنامہ الاخوہ فروری ۲۰۰۱ء]

ایک ملکِ غیر سے لوٹ کر آنے والے کے تاثرات

میں ایک طویل عرصہ مغرب میں رہنے کے بعد پاکستان واپس آیا ہوں اور واپس آنے کی صرف اور صرف ایک وجہ تھی ۔ وہ تھی پاکستانی معاشرتی اقدار اور اس خطہ سے محبت ان حالات میں اس ملک کے نوجوانوں کی خاصی تعداد انڈین گانے گنگناتے ہوئے صبح و شام یورپ اور امریکہ پہنچنے کا خواب دیکھتی ہے ہمارے جیسے دیوانے مذہبی نہ ہوتے ہوئے بھی مشرقی اقدار کی محبت میں گرفتار ہو کر مغرب کی رنگینیوں کو ٹھکرا کر پاکستان کا رخ کرتے ہیں اور جب یہاں آ کر یہ دیکھتے ہیں کہ یہاں کے باسی تو یہ ثابت کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ مغرب والوں سے بھی زیادہ مغرب پسند ہیں تو دل سے ناقابل برداشت دکھ اور درد کی ٹیسیں اٹھتی ہیں خدارا پاکستانی اخلاقی اور معاشرتی اقدار کو دل سے مت نکالئے وگرنہ اس ملک کے قائم رہنے کا مقصد فوت ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا جو بے حیائی ویلنٹائن ڈے کے ساتھ نتھی ہے اس سے کہیں کم ہندوانہ کلچر میں ہے ہمارے بزرگوں نے پاکستان بنا کے اس کلچر سے چھٹکارا حاصل کیا اب یورپین بے حیائی درآمد کرنے کا کیا مقصد ہے خدارا ویلنٹائن ڈے کو قومی تہوار کی شکل نہ دیجئے کیونکہ مغرب میں رہنے والے پاکستانیوں نے بھی اسے نہیں اپنایا ممکن ہے چند نوجوان حصہ لیتے ہوں مگر والدین نے اور اکثریت نے اسے پسند کی نگاہوں سے نہیں دیکھا اس لئے آئندہ اس برائی سے دور رہیے وگرنہ ہمارے جیسے ہزاروں افراد کا جو صرف پاکستانی معاشرتی اقدار کی خوبصورتی اور کشش کی وجہ سے پاکستان واپس آئے ہیں دل ٹوٹ جائے گا۔ [نواز ملک نوائے وقت ۱۵ فروری ۲۰۰۱ء]

غور فرمایئے! یہ ان لوگوں کی باتیں ہیں جو مغرب میں ایک عرصہ گزار آئے ہیں اور اس دن کے منانے کے نقصانات پر زیادہ نظر رکھنے والے ہیں ظاہر ہے انہوں نے اس ویلنٹائن ڈے پر اجتماعی بے حیائی کے پردہ میں جنم لینے والے بے غیرتی کے واقعات کو خوب اچھی طرح دیکھا ہوگا تبھی تو وہ تاسف کا اظہار کرتے ہوئے اہل وطن کو روک رہے ہیں کہ دیکھنا .... مسلمانیت کی سفید چادر پر گندگی کا داغ نہ لگ جائے اس لئے کہ بے حیائی کا ہر کام مسلمانیت کے منافی ہے اسلامی غیرت کے منافی ہے اور معاشرے کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے اور بے حیائی کے ایسے کام کرنے والے نہ اسلام کو پسند ہیں نہ اللہ رب العزت کو بلکہ ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ﴾ [سورہ نور]

”وہ لوگ جو ایمان والوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔“

اس لئے ۱۴ فروری کو جو ویلنٹائن ڈے منانا چاہیں وہ پہلے اللہ رب العزت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فرمان وعید کو ضرور پڑھ لیں اور پیغمبر کائنات ﷺ کے اس فرمان کو بھی ﴿ مَن تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنْهُم ﴾ ''جو جس قوم سے مشابہت کرتا ہے وہ ان ہی سے ہے۔''

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل فول

(April Fool)

چند دن قبل مجھے میرا ایک انتہائی عزیز دوست ملا اور کہنے لگا: عرصہ ہوا تم سے ملاقات نہیں ہوئی اب تو تم اچھے خاصے مولوی بن گئے ہو ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا فرمایئے!

کہنے لگا میری نئی نئی شادی ہوئی ہے میں اپنی بیگم کو مذاق کے طور پر ذرا تنگ کرنا چاہتا ہوں اس طرح سے کہ اگر میں یکم اپریل کو فون پر اسے طلاق دے دوں برا بھلا بھی کہوں اور پھر شام کو جا کر اسے کہہ دوں جانی! یہ تو اپریل فول تھا تو کیا اس طرح سے طلاق واقع ہو جائے گی؟

میں اس دوست کے منہ کو تک رہا تھا جو کلین شیو کیے مغربی لباس میں ملبوس میری طرف مستفسرانہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا دوست پہلے تو نے اپنے چہرہ اور لباس کو مغربی رنگ میں رنگ لیا ہے اب تم مغربی رسومات کو اختیار کر کے بے غیرتی کے گڑھے تک پہنچ جاؤ گے اپنے گھر کو بھی برباد کر لو گے اور تم خود ہی زندگی میں تلخیوں کا بیج بوؤ گے اس لئے کہ اس میں ایک طرف تو تم شریعت کا مذاق اڑاؤ گے اور دوسری جانب تمہاری بیوی کے دل میں اس مذاق کے بعد ہمیشہ کے لئے شکوک وشبہات ابھرنا شروع ہو جائیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! یہ تو بڑی واضح سی بات ہے کہ جس چیز کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہو اور اس سے مقصود بھی محض تفریح ہو اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اسلام نے تو جھوٹ کو دوزخ میں لے جانے والا فعل قرار دیا ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّهِ وَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَ یَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّیْقًا وَ اِیَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ یَهْدِیْ إِلَی الْفُجُوْرِ وَ إِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ إِلَی النَّارِ وَ مَا یَزَّالُ الرَّجُلُ یَكْذِبُ وَ یَتَحَرَّی الْكَذِبَ حَتّٰی یُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)) [صحیح بخاری]

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ کو لازم پکڑ لو اس لئے کہ سچائی جنت کی جانب رہنمائی کرتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو اس لئے کہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔“

معلوم ہوا کہ جھوٹ جہنم کے راستوں میں سے ایک راستہ ہے اور جھوٹ بولنے والا درحقیقت جہنم کا بیوپار کرتا ہے اور بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ اسلام نے ہمیں ایک دن دیا ہے کہ خوشی ومسرت کے لئے تم جس قدر چاہو جھوٹ بول لو حالانکہ اسلام میں اس دن کے بارے کوئی معلومات تو کجا کہیں ہلکا سا اشارہ بھی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتا اور یہ خالصتاً مغربی خرافات سے درآمد شدہ ہے اس دن کی ابتداء کرنے والے بھی غیر مسلم ہیں اور اس کو پروان چڑھانے والے بھی غیر مسلم اور عنقریب ہم ان شاء اللہ یہ ثابت بھی کریں گے اور بعض کہتے ہیں اسلام نے خوش مزاجی اور مزاح کی اجازت دی ہے اور خوش خلقی وخوش دلی کو مستحسن نظروں سے بھی دیکھا ہے ہاں یہ بات درست ہے اسلام میں آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے خوش طبعی ایک اچھا فعل ہے لیکن جھوٹ کی اجازت نہیں دی بلکہ خوش مزاجی اور مزاح کا دائرہ بھی اسلام میں سچائی کے گرد ہی گھومتا ہے یاد رکھیۓ وہ مذاق وخوش طبعی اور ظرافت جس میں جھوٹ شامل ہو اسلام اسے بھی اچھا نہیں سمجھتا حدیث مبارک ہے۔

((عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَه ثُمَّ وَيْلٌ لَهُ))

[صحیح ابو دائود للالبانی]

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے تاکہ لوگوں کو ہنسائے ہاں اس کیلئے ہلاکت ہے اس کیلئے ہلاکت ہے۔“

خود پیارے حبیب ﷺ سے خوش طبعی کے کئی واقعات ملتے ہیں لیکن ان میں ذرہ بھر جھوٹ نہیں بلکہ وہ سچائی پر مبنی ہیں مثال کے طور پر چند ایک ملاحظہ فرمایئے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم تجھے اونٹنی کا بچہ دے دیں گے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اونٹنی ہی تو اونٹ کو جنم دیتی ہے۔ [جامع ترمذی باب ماجاء فی المزاج]

www.KitaboSunnat.com

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بطور مزاح کے فرمایا ارے دو کان والے۔ [سنن ابی دائود]

☆ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام فلاں! جنت میں بوڑھے داخل نہیں ہوں گے یہ سن کر وہ بڑھیا روتے ہوئے واپس جانے لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بتاؤ کہ یہ بڑھاپے کی حالت میں جنت نہیں جائے گی بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ بوڑھی عورتوں کو نئے سرے سے جوان کر دیں گے۔ [شمائل ترمذی]

غور فرمائیے یہ خوش طبعی اور ہنسی مکھی کی باتیں بھی ہیں اور ان میں ذرہ بھر جھوٹ بھی شامل نہیں ایسے ہی کئی واقعات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں گویا اسلام نے خوش مذاقی سے نہیں روکا بلکہ جھوٹ سے روکا ہے۔

وہ خاص امور جن میں جھوٹ بولنا جائز ہے:

امام نووی رحمہ اللہ نے ریاض الصالحین میں مختلف احادیث کے پیش نظر تین ایسے مواقع بیان کئے ہیں جن میں جھوٹ بولنا جائز ہے۔

(۱) دو لڑے ہوئے شخصوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی ان کو قریب لانے اور ان کے دلوں سے باہمی بغض و عناد دور کرنے کے لئے اپنی طرف سے ایسی جھوٹی باتیں بنا کر ان کے سامنے پیش کرتا ہے کہ جس سے بغض و عناد کی برف پگھل جائے اور ان کی دوریاں قربت میں بدل جائیں تو عنداللہ یہ شخص جھوٹا یا چغل خور شمار نہیں ہوگا۔

(۲) اسی طرح جنگ کے موقع پر مسلمانوں کو نقصان سے بچانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے وگرنہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) تیسرا موقع میاں بیوی کی باہمی گفتگو کا ہے معاشرتی زندگی میں بھی بہت سے موڑ ایسے آتے ہیں کہ ازدواجی تعلق کو برقرار رکھنے یا انہیں خوشگوار بنانے کے لئے خاوند کو بیوی سے یا بیوی کو خاوند سے کچھ باتیں چھپانی پڑ جاتی ہیں ایسے خاص موقعوں اور ضرورتوں پر اخفائے حال کے لئے کچھ جھوٹ بولنا جائز ہے تاہم اس رخصت کا مطلب مطلقاً جھوٹ کی اجازت نہیں ہے کہ میاں بیوی آپس میں ہر وقت جھوٹ ہی بولتے رہیں دونوں کا کردار ایک دوسرے پر آئینے کی مانند شفاف ہونا چاہئے ہاں کسی خاص مجبوری کے پیش نظر اس کی اجازت ہے۔

ان تینوں مواقع کا احادیث میں یوں ذکر ہے:

((قَالَتْ أُمُّ كَلْثُومٍ وَ لَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ تَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَ حَدِيثَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا))

[صحيح مسلم باب تحريم الكذب و بيان المباح منه]

”سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے تین موقعوں کے جھوٹ میں رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا اور تین موقعوں سے مراد وہ لیتی تھیں جنگ کا موقع ،لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا موقع اور مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات کرنے کا موقع۔“

معلوم ہوا کہ ان مواقع کے علاوہ جھوٹ کا بولنا جائز نہیں خواہ اس کا تعلق سنجیدگی سے ہو یا محض دل لگی اور خوش طبعی سے اس لئے کہ سچ میں عزت ہے اور جھوٹ بولنے میں ذلت و رسوائی ہے کہ جھوٹا آدمی بے اعتبار ہوتا ہے سچا وفادار ہوتا ہے جھوٹا آدمی گناہگار ہوتا ہے اور سچا آدمی ثواب کا حق دار ہوتا ہے اور جس نے ایک جھوٹ بولا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اس جھوٹ کو چھپانے کے لئے نجانے اور کتنے جھوٹ بولنے پڑیں گے انسان کو پتہ ہی نہیں ہوتا اور وہ مصائب میں پھنستا چلا جاتا ہے۔

اپریل فول منانا کیوں جائز نہیں

مسلمان کے لئے اپریل فول ڈے منانے میں تین اعتبار سے شدید ممانعت ہے۔

۱۔ اس میں انسان جھوٹ بولتا ہے۔

۲۔ دوسرے بھائی سے دھوکہ کرتا ہے۔

۳۔ اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچاتا ہے۔

جھوٹ کی وضاحت تو ہو چکی رہا دھوکہ تو یکم اپریل کو آدمی دوسرے بھائی کو بے وقوف بنانے کے لئے ایسے طریقے اختیار کرتا ہے جو دھوکہ دہی کے زمرہ میں آتے ہیں جیسے کسی کو ٹافی کھلانے کے بہانے صابن کا ٹکڑا اسی انداز سے کاٹ کر کھلا دیا جس سے بعض دفعہ کھانے والا آدمی قتل تک ہو جاتا ہے اور اسلام میں دھوکہ دہی سے سختی سے روکا گیا ہے۔

اور آدمی اپنے مسلمان بھائی کو اذیت دینے کا باعث یوں بنتا ہے مثال کے طور پر کسی کو فون کر دیا کہ دوست! تیرا باپ فوت ہو گیا ہے۔ جلدی سے گھر پہنچ یا فلاں ہسپتال چلا جا، وہ روتا دھوتا بدحواسی کے عالم میں وہاں پہنچے گا تو بتایا جائے گا جناب یہ تو جھوٹ تھا چونکہ آج اپریل فول ڈے ہے اس لئے تجھے اس طرح تنگ کرنا میرے لئے جائز تھا۔ گویا کہ ہم اپنے قول وفعل سے دوسرے مسلمان بھائی کو تنگ کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ))

[صحیح مسلم کتاب الایمان]

”مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان بھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظ و مامون رہیں۔''

اور ان حرکات کے حرام ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہے جبکہ اس مشابہت سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے اور یہ دن منانا بھی بالکل ویسے ہی ہے جیسے غیر مسلموں کے تہوار نو روز اور مہرجان کا دن منا لینا اور آج کے غیر مسلم تہوار بھی انہی جشن کے دنوں کی مانند ہیں تو جس طرح وہ جشن منانا مسلمانوں کے لئے حرام تھا اسی طرح یہ دن منانا بھی حرام ہے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

((مَنْ بَنٰی بِبِلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ وَ صَنَعَ نَیْرُوْزَهُمْ وَ مَهْرَ جَانَهُمْ حَتّٰی یَمُوْتَ حُشِرَ مَعَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) [سنن بیهقی :٢٣٤]

''جس نے مشرکین کے ملک میں گھر بنایا ان کے نو روز اور مہرجان کے جشن منائے اور اسی حالت میں اس کی موت آ گئی تو وہ قیامت کے روز انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔''

اپریل فول کی تاریخی حیثیت

سولہویں صدی عیسوی تک فرانس میں نیا انگریزی سال اپریل کی پہلی تاریخ کو شروع ہوا کرتا تھا اور نئے سال کے استقبال کے لئے لوگ مختلف تقریبات کا اہتمام کرتے ڈانسنگ پارٹیاں رات گئے تک اپنے کام میں مصروف رہتیں اس خوشی میں شریک ہونے کے لئے اور بھی مختلف طریقے اختیار کئے جاتے۔ ١٥٦٤ء میں (Pope Gergory) نے عیسائی دنیا میں ایک نئے کیلنڈر کو متعارف کروایا جس میں نیا سال جنوری سے شروع ہوتا تھا چنانچہ ١٦٤٥ء میں فرانس کے حکمراں شارل نہم نے اپریل کی بجائے جنوری سے سال شروع کرنے کا حکم دے دیا لیکن کچھ لوگ ایسے تھے جن تک شاید یہ اعلان پہنچ نہیں سکا تھا یا انہوں نے اس تبدیلی پر یقین نہیں کیا چنانچہ انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سابقہ روایات کے مطابق اپریل کی پہلی تاریخ کو نیا سال منانے کا مختلف انداز سے اہتمام کیا جبکہ دیگر لوگوں نے انہیں تماشہ بناتے ہوئے ان سے دل لگی کی اور انہیں (April Fools) اپریل کے بیوقوفوں کے نام سے پکارا اور ان کی جانب مختلف پیغامات بھی ارسال کئے اس سے یہ سلسلہ ایسا چل پڑا کہ ہر سال یکم اپریل کو لوگوں کو بے وقوف بنایا جانے لگا فرانس میں آج کل اپریل فول (Pissond April) یعنی اپریل کی مچھلی سے پکارا جاتا ہے اور فرانسیسی بچے کاغذ کی مچھلیاں اپنے دوستوں کے پیچھے چپکا کر انہیں بے وقوف بناتے ہیں۔

امریکی اپریل کی پہلی تاریخ کو اپنے دوستوں کو مختلف انداز سے دھوکہ دے کر انہیں بے وقوف بناتے ہیں انیسویں صدی میں اساتذہ اپنے شاگردوں کو بے وقوف بنانے کے لئے کہتے وہ دیکھو! ہنسوں کا گروہ اس جانب نشاندہی بھی کرتے اور یوں انہیں بے وقوف بناتے طلباء اپنے کلاس فیلوز کو یہ کہتے ہوئے بے وقوف بناتے کہ آج سکول بند ہے جو ان کا شکار ہو جاتا اسے اپریل فول کے نام سے پکارتے اور یاد کرتے۔

یورپ میں اس کی ابتداء کیسے ہوئی ڈاکٹر عبداللہ القریونی کے مطابق ایک انگریزی اخبار ایفنج سٹار نے ۳۱ مارچ ۱۸۴۶ء کو اعلان کیا کہ کل یکم اپریل کو فلاں شہر کے زراعتی فارم میں گدھوں کی نمائش اور میلہ ہوگا لوگ یکم اپریل کو اس زراعتی فارم پر پہنچے بہت بڑا ہجوم ہوا لوگ نمائش کا انتظار کرنے لگے جب وہ انتظار کر کے تھک گئے تو پوچھنا شروع کیا میلہ کب ہوگا؟ تب انہیں بتایا گیا کہ آج چونکہ یکم اپریل ہے اس لئے جو لوگ اس میلہ کو دیکھنے آئے ہیں اور گدھوں کی نمائش دیکھنا چاہتے ہیں وہ خود ہی گدھے ہیں خود کو دیکھ لیں اس طرح ایک اخبار ڈریک نیوز لیٹر میں اعلان ہوا کہ یکم اپریل کو لندن ٹاور میں شیروں کے غسل کا عملی مظاہرہ ہوگا لوگ وہاں پہنچے تو کچھ بھی نہ ہوا۔

یہ واقعات اور چھوٹے موٹے واقعات اس تسلسل سے ہوتے رہے کہ یہ دن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مکمل حیثیت اختیار کر گیا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیوں سے شروع ہوا عیسائیوں نے اس کی ابتداء کی مسلمانوں نے اسے اپنا لیا سوچنے کی بات ہے عیسائیو ں نے کبھی ہماری مسجد میں آ کر نماز نہیں پڑھی ہمارے اسلامی شعائر کو کبھی قبول نہیں کیا بلکہ وہ ہمیشہ سے ہمارے دشمن اور ہم سے نفرت کرنے والے اور ہم ان کے تہواروں کو منا کر ان سے محبت اور فرمان رسول ﷺ سے نفرت کا اظہار کرنے والے اور اسلام احمقانہ حرکات اور خرافات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا جبکہ اپریل فول ڈے ہے ہی احمقانہ خرافات کا مجموعہ اور غیر مسلموں کا تہوار۔

ثبوت کے لئے ملاحظہ فرمائیے: (لغت کی چند مشہور کتابوں سے)

April Fool: One on whome som practical Joke is played on Ist April (GEM Practical Dictionary)

وہ شخص جسے لوگ یکم اپریل کو عملی طور پر بے وقوف اور احمق بنائیں وہ اپریل فول کہلاتا ہے۔ [جی۔ای۔ایم پریکٹیکل ڈکشنری]

India at the feast of Huli the last day of wihch is March 31 the Chief amusements the befooling of People by sending them on fruilless foolish errands.

انڈیا میں ہولی کے میلہ پر آخری دن ۳۱ مارچ کو یعنی (اپریل سے ایک دن پہلے) اہم تفریح لوگوں کو بے فائدہ اور احمقانہ پیغامات سے بے وقوف بنانے کا مشغلہ ہے۔ [انسائیکلو پیڈیا آف بریطانیہ جلد۲ ص ۱۴۹]

اپریل فول (April fool) پہلی اپریل کو دوسروں کو احمق بنانے کی رسم

[فیروز اللغات اردو]

اپریل فول: اپریل کا احمق، یکم اپریل کو لوگوں کو احمق بنانے کا مغربی طریقہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن حیرت و استعجاب پھیلانے والی سنسنی خیز خبروں سے ایک دوسرے کو بے وقوف بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ [پاپولر اردو لغات]

غرضیکہ آپ کوئی بھی لغت و معلومات کی کتاب اٹھا لیں وہاں اپریل فول کو حماقت اور بے وقوفی پر مبنی چیزوں کی جانب منسوب کیا گیا ہوگا اور اس کی کڑیاں غیر مسلم اقوام سے ملتی ہوئی نظر آئیں گی لیکن وائے افسوس کہ ہم یہ جانتے ہوئے کہ اسلام میں جھوٹ اور دھوکہ دہی حرام ہے اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف دینا حرام ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے تم یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو ہم مخالفت کی بجائے ان کے دن منا کے ان سے موافقت کرتے ہیں اور جس کے پاس جتنے وسائل ہیں اتنے ہی بھرپور طریقے سے ان وسائل کو استعمال کرتے ہوئے وہ سرعام موافقت کرتا ہے میرے ایک دوست کا پریس مارکیٹ میں کام ہے اپریل سے چند دن قبل میں کچھ اوراق کمپوزنگ کروانے کے لئے اس کے ہاں گیا تو کہنے لگا اس بار ہم اپریل فول پر عجیب ڈرامہ رچانے والے ہیں اپنے کمپیوٹر پر کسی دوست کا شادی کارڈ بنائیں گے اپنے پریس سے اسے تیار کریں گے پھر اس کی جانب سے تمام احباب کو بھیجیں گے کہ یکم اپریل آپ کو شادی کی دعوت ہے کیا اس طرح کرنے سے انہوں نے اپنے ایک دوست کے گھر والوں کو پریشان نہیں کیا؟ اور دیگر دوستوں کو اپنی مصروفیات چھوڑ کے اس احمقانہ فعل میں حصہ ڈالنے کی ترغیب اور زحمت نہیں دی اور کیا اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے وسائل کا غلط استعمال نہیں کیا اگرچہ ہم اسے وقتی مزاح سمجھتے ہیں لیکن درحقیقت نبی کریم ﷺ کے فرمان کو چھوڑ کے کافر اور مشرک کی بات مانتے ہیں جھوٹ سے اسلام کے چہرے کو داغدار کرتے ہیں۔ پھر خود کو محبّ رسول ﷺ بھی کہتے ہیں کیا ہمارے ہاں محبت صرف زبانی دعوؤں اور نعروں کا نام ہے جلسوں اور جلوسوں کا نام ہے......؟ اگر یہی محبت ہے تو پھر ہم نے غلط سمجھا ہے اس لئے کہ اللہ نے محبت کا ایک دائرہ کار بنایا ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ محبّ صادق ہے جو اس میں داخل نہیں ہوگا وہ کوتاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ دائرہ کار ہے۔

﴿ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً ﴾ [البقرۃ:۲۰۸]

''اسلام کے (دائرہ) میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ۔''

اور اپریل فول کو مسلم دنیا کس قدر معیوب سمجھتی ہے اس کے ثبوت کے لئے ہم آخر میں سعودی مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز ﷺ کا فتوی اور دیگر اخباری تراشے پیش کر رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ عبدالعزیز بن باز کا فتویٰ

THE DAILY JANG LAHORE ★★★

روزنامہ جنگ لاہور

بانی: میر خلیل الرحمٰن

جلد 22 | 7 محرم الحرام 1422ھ 2 اپریل 2001ء / 20 چیت 2057ب | شمارہ 167

اپریل فول کافروں کا شغل اور مسلمانوں کیلئے حرام ہے: سعودی مفتی اعظم

صرف صلح صفائی، جنگ کے وقت اور میاں بیوی کی عزت کے تحفظ کیلئے جھوٹ کی اجازت ہے

ریاض (اے پی) سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ نے فتویٰ دیا ہے کہ مسلمانوں کو اپریل فول میں حصہ نہیں لینا چاہیے۔ ایک سعودی اخبار "الریاض" کے مطابق انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ مغربی روایت مسلمانوں میں عام ہوتی جا رہی ہے حالانکہ یہ کافروں کا شغل ہے۔ اسلام میں یہ حرام ہے کیونکہ صرف تین موقعوں کے سوا کہیں بھی جھوٹ بولنے سے منع کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا جھوٹ کی صرف تب اجازت ہے، جب لوگوں میں مصالحت کرانی ہو، جنگ کے دوران ہو سکتا ہے اور جب میاں یا بیوی ایک دوسرے کی عزت کا تحفظ کرتا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عرب سکالر کی تحقیق

روزنامہ پاکستان لاہور

THE DAILY PAKISTAN LAHORE

ایڈیٹر: مجیب الرحمٰن شامی

جلد 12 | اتوار 6 محرم الحرام 1422ھ، یکم اپریل 2001ء، 18 چیت 2057ب، صفحات 36 قیمت 10 روپے | شمارہ 59

6 احمقوں کا دن

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم مئی اور مزدور دن

یکم مئی کا دن ہر سال آتا ہے اور ہر سال اس دن ہمارے سکول، کالجز، سرکاری دفاتر، ادارے، مارکیٹیں اور دکانیں بند ہوتی ہیں اور نعرہ لگایا جاتا ہے کہ یہ محنت کشوں کا دن ہے۔ دہقانوں کا دن ہے معماروں کا دن ہے فنکاروں کا دن ہے اور مزدوروں کا دن ہے تمام مزدور اس دن فیکٹریوں اور ملوں کو بند کر کے جلوس کی شکل میں سڑک پر نکل آتے ہیں۔ پر امن جلوس بھی ہوتے ہیں نعرے بازی اور ہنگامے بھی ہوتے ہیں۔ سرخ جھنڈے لہرا کے قراردادیں پیش کی جاتی ہیں اور اس دن کو منانا مسلمان مزدور بھی اپنا حق سمجھتا ہے۔ لیکن افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ اس دن کا مسلمانوں کی ثقافت اور اسلامی روایات سے کوئی تعلق نہیں بلکہ جس طرح دیگر غیر اسلامی دن جیسے بسنت ویلنٹائن ڈے، اپریل فول وغیرہ ہمارے معاشرہ میں رواج پا گئے ہیں اسی طرح یکم مئی کو مزدور دن منانا بھی خالصتاً غیر اسلامی ہے اور حصول حقوق کی آڑ میں معیشت کی تباہی اور مالک و مزدور کے مابین ایک خلیج حائل کرنے کے لئے اسے رواج دیا گیا ہے۔ اسلام میں کوئی خاص دن منانے سے مزدور کے حقوق متعین نہیں ہو جاتے بلکہ اسلام نے مستقل ایک نظام پیش کیا ہے جسے سامنے رکھ کے ہر دور اور ہر معاشرہ میں مالک و مزدور ہر دو کو مساوی حقوق دلائے جا سکتے ہیں۔

یکم مئی کی حقیقت کیا ہے؟ اس کا رشتہ و تعلق کس قوم سے ہے اس کی تاریخ کہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے شروع ہوتی ہے؟ ابھی مختصر طور پر ہم آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں جس سے یہ واضح ہو گا کہ ہم کس طرح اسلامی روایات کو چھوڑ کے غیر مسلم رسومات پہ فخر و ناز کر رہے ہیں اور ہمارے خنجر سے ہماری تہذیب کس طرح قتل ہو رہی ہے۔

یکم مئی کی تاریخی حیثیت :

انیسویں صدی کے نصف میں روس میں مزدوروں سے روزانہ انیس بیس گھنٹے کام لیا جاتا تھا اور معاوضہ اتنا بھی نہیں دیا جاتا تھا کہ وہ اور ان کے بیوی بچے دو وقت پیٹ بھر کے اچھا کھانا کھا سکیں۔ وہ ہاتھ جو فصلیں اگاتے تھے ان کے بچے اچھے کھانے کو ترستے تھے وہ ہاتھ جو کھڈیوں اور فیکٹریوں میں ہزاروں اور لاکھوں گز کپڑا بنتے ان کی عورتیں جسم چھپانے کو ترستی تھیں۔ فیکٹری کے کسی حصے میں آگ بھڑک اٹھتی تو کئی مزدور جل کر راکھ ہو جاتے۔ سرمایہ دار یہ کہتے ہوئے نظر انداز کر دیتے کہ'' کام کے دوران حادثات ہو سکتے ہیں ٹھیک ہے ایک حادثہ ہو گیا مزدوری کرتے وقت مر کھپ جانا ہی کام کا حصہ ہے۔'' انہی مزدوروں کی وجہ سے خام مال تیار شدہ مصنوعات میں تبدیل ہو رہا تھا۔ زردار سرمایہ دار بن رہے تھے اور سرمایہ دار اپنی عیاریوں سے غریب کا خون چوس رہے تھے۔ اوقات کار کا تعین نہ ہونے کے سبب امریکہ میں بھی مزدوروں سے سولہ سولہ گھنٹے کام لیا جانے لگا۔ امریکہ اور روس کی متمدن تہذیب کا یہ حال تھا کہ وہاں ہل چلانے والے بیل کی طرح مزدور کو مشین چلانے والا ترقی یافتہ جانور سمجھا جاتا تھا اور فیکٹریوں میں کام کرنے والے غلام سمجھے جاتے تھے اور فطری بات ہے کہ جس مذہب اور قانون میں ظلم جائز ہو انسان اس سے تنگ آ جاتا ہے۔ یورپ اور روس کے محنت کشوں نے دس گھنٹے کام کرنے کی تحریک کا آغاز کیا۔ لیکن سرمایہ دار اور جاگیردار حکومتیں مزدوروں کی ہر جائز جدوجہد کو خلاف ضابطہ قرار دے کر ہمیشہ کے لئے دبانے کے درپے تھیں۔ چنانچہ اس تحریک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پوری قوت اور بے دردی سے کچل دیا گیا۔ پھر دوسری مرتبہ امریکی مزدوروں نے یکم مئی ۱۸۸۶ء میں بے روزگاری اور سرمایہ داروں کے مظالم کے خلاف ہڑتال کا اعلان کیا اس مرتبہ مزدور بپھرے ہوئے تھے۔ اور امریکہ کے صنعتی شہر شکاگو میں فیکٹریاں اور کارخانے بند تھے۔ کالے اور گورے تمام مزدور امریکی قانون پر لعنت بھیج رہے تھے جس میں مزدور کو تحفظ نہیں تھا اور سرمایہ دار کی ہوس پرستیوں کو روکنے کے لئے کوئی لگام بھی نہیں تھی۔ مزدور نعرے لگا رہے تھے۔ ''اوقات کار میں کمی کرو اتنی اجرت دو کہ زندہ رہ سکیں۔''

ہڑتال کا آغاز یکم مئی سے ہوا ور جب ۳ مئی کو بھی ہڑتال رہی تو پولیس نے سرمایہ داروں کے حکم سے ہڑتال کرنے والے مزدوروں پر فائر کھول دیا۔ کئی مزدور ہلاک ہو گئے۔ ۴ مئی کو محنت کشوں نے ہلاک ہونے والوں کے سوگ میں ایک اور جلوس نکالا۔ مزدوروں کی ایک بڑی تعداد شکاگو مارکیٹ کے چوراہے میں جمع ہو گئی۔ اس مرتبہ پولیس اور فوج نے ملک کر حملہ کیا سڑکیں اور دیواریں مزدوروں کے خون سے سرخ ہو گئیں۔ اپنے مطالبات منوانے کے لئے جو انہوں نے سفید پرچم اٹھا رکھے تھے سرخ ہو گئے۔ بعض نے اپنی قمیصیں پھاڑ کے اپنے بھائیوں کے سرخ خون سے رنگ کے پرچم بنا لئے اپنے حقوق کے حصول کے لئے انہوں نے جو صدا بلند کی تھی اس کے جرم میں نہ صرف ان کو گولیوں کا نشانہ بننا پڑا بلکہ وہ تختہ دار پر بھی کھینچے گئے۔ مزدور تحریک کی قیادت کرنے والے مزدور راہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ جن کے نام تھے...... ایجنل، منشر، اسپائیز اور پیرسنز۔ ان سب کو بے دردی سے سولی پر چڑھا دیا گیا۔

آج دنیا کے مختلف ممالک میں اس واقعہ کی یاد میں یہ دن منایا جاتا ہے جس کا آغاز ۱۸۸۶ء میں امریکہ کے شہر شکاگو سے ہوا اس سے قبل اس کا وجود نہیں تھا۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن نے امریکی دہشت گردی اور ظلم کے نتیجہ میں جنم لیا جس کا اسلامی روایات سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے کہ اسلام کسی پر ظلم کرنا جائز نہیں سمجھتا بلکہ اسلام تو ہر ایک کو اس کے حقوق دیتا ہے اور اسلامی تاریخ نے کبھی کوئی ایسا ظلم کا اجتماعی نظارہ پیش نہیں کیا ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ واقعہ سے ہمیں یکم مئی کے ہنگامہ کی وجوہات یوں نظر آتی ہیں۔

۱۔ امریکی اور روسی مزدوروں کے لئے کام کرنے کا مناسب وقت متعین نہیں تھا۔

۲۔ مزدور کے معاشی حالات کے مطابق مناسب اجرت نہیں تھی۔

۳۔ ان سے اس قدر کام لینے کی کوشش کی جاتی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے تھے۔

۴۔ معاشرتی مساوات کے برعکس آقائی تصور قائم تھا۔

۵۔ مزدور کی عزت نفس کو پامال کیا جاتا تھا۔

۶۔ امریکی معاشرت میں اعلیٰ کو ادنیٰ پر ظلم کا اختیار تھا۔

یہ تمام وجوہات ظلم و نا انصافی کے گندے وجود سے جنم لیتی ہیں جن سے امریکی اور روسی معاشرہ متعفن تھا اور اس نے انصاف کی آنکھوں پہ روایتی پٹی باندھ رکھی تھی۔ آج مسلمان بھی اس دن کو مناتے ہیں جبکہ اسلام قطعی طور پر ان ظالمانہ کاروائیوں سے پاک ہے جن سے امریکی معاشرت مرکب تھی اور اب قبل اس کے کہ مذکورہ وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی نقطہ نظر کو بیان کیا جائے۔ پہلے یکم مئی کے دن لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے بعض سرزد ہونے والے امور کی جانب نشاندہی کی جاتی ہے۔ آج مسلم ممالک میں یکم مئی کو شکاگو میں ہلاک ہونے والے غیر مسلم مزدوروں کو شہداء کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ شہید مزدور کہہ کے ان کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ ان بھولے لوگوں کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ غیر مسلم کو شہداء کے روپ میں پیش کرنا اسلامی تعلیمات اور اصلاحات کا مذاق ہے۔ شہید کی عظمت اور مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم کا تصور و خیال بھی ان بلندیوں کو نہیں چھو سکتا جہاں شہید کا گزر ہے ۔ کیا مسلمان مزدور لیڈروں اور عوام کو اتنا بھی علم نہیں کہ شہادت کے بلند مقام پر فائز ہونے کے لئے پہلے مسلمان ہونا ضروری ہے ۔ جبکہ امریکہ میں ہلاک ہونے والے غیر مسلم تھے اوران کے نام بھی غیر اسلامی ہیں ۔ جیسے اسپائیز اور پیرسنز وغیرہ۔ اس لئے سوشلزم اور اشتراکیت کے علمبرداروں کے اس مقرر کردہ دن منانے والوں کو جان لینا چاہیئے کہ ایک تو یہ دن ویسے ہی غیر اسلامی ہے۔ دوسرا اس میں اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور پھر اس میں ہم امریکی مزدور لیڈروں کے اشاروں پہ ناچ کر اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرتے ہوئے امریکی کلچر کو فروغ دے رہے ہیں اور جس طرح اپریل فول ، ویلنٹائن ڈے، بسنت ، ہپی نیو ایئر وغیرہ منانا تشبہ بالنصاریٰ ہے اسی طرح یکم مئی کو مزدور دن منانا اور غیر مسلموں کو خراج عقیدت پیش کرنا بھی ﴿ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ﴾ کے زمرہ میں آتا ہے اور مسلمان کو تو کوئی ایسا مزدور دن منانے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ اسلام نے مزدور اور مالک کے تمام حقوق متعین کر دیئے ہیں ۔ جن پر عمل کیا جائے تو معیشت اور معاشرت دونوں میں جائز ضروریات حل ہو جاتی ہیں ۔ اب ہم انہی وجوہات کو اسلام کے سامنے رکھتے ہوئے ایک جائزہ لیتے ہیں جن کی وجہ سے یوم مئی نے جنم لیا۔

سرمایہ دار اور مزدور کے مابین جھگڑے کی وجوہات کو اگر تلاش کیا جائے تو ایک طویل فہرست تیار کی جاسکتی ہے لیکن یہ تمام وجوہ اور ان سے پیدا شدہ اثرات صرف ایک ہی وجہ پر مبنی ہیں اور وہ ہے خیر خواہی کے جذبہ سے عاری اور خود غرضی سے لبریز ذہنیت جو سرمایہ دار اور مزدور دونوں میں موجود ہے ۔ سرمایہ دار چاہتا ہے کہ مزدور سے کام زیادہ لے اور اپنا زیادہ نفع یقینی بنائے جبکہ مزدور چاہتا ہے کہ کام چوری کرے کارخانہ کی پیداوار نہ ہو مگر اسے اجرت زیادہ سے زیادہ یقینی طور پر ملے۔ یہی وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود غرضانہ ذہنیت ہے جس نے سرمایہ دار کو ظالمانہ استحصال پر لگا دیا ہے اور مزدور کو بغاوت پر ابھار دیا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مالک خود کو برتر اور فریق ثانی کو کمتر سمجھتا ہے۔ یہی تصور اسے فریق ثانی پر زیادتیوں میں دلیر بنا دیتا ہے۔ اسلام نے اس برتری کے تصور پر کاری ضرب لگائی اور مزدور کے یوں حقوق مقرر کر دیئے فرمایا:

((اِخْوَانُکُمْ خَوَلُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوْہُ تَحْتَ یَدِہٖ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیَلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبِسُ وَلَاتُکَلِّفُوْھُمْ مَّا یَغْلِبُھُمْ فَاِنْ کَلَّفْتُمُوْھُمْ فَاَعِیْنُوْھُمْ))

[صحیح بخاری کتاب الایمان]

”تمہارے مزدور یا ملازم تمہارے بھائی ہیں۔ پس اللہ نے تم میں سے جس کے ماتحت اس کے کسی بھائی کو کیا ہے تو وہ اس کو ویسا ہی کھلائے جیسا وہ خود کھاتا ہے اور اسی سے اس کو پہنائے جس سے خود لباس پہنتا ہے اور اس کو وہ کام کرنے کا نہ کہے جسے کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا اور اگر ایسا کام کرنے کا کہہ دے تو خود بھی اس کا ہاتھ بٹائے۔“

درج بالا حدیث نے بڑے احسن انداز سے مزدور کے حقوق متعین فرما دیئے ہیں مثلاً۔

ا: مزدور کے معاشی حالات کے مطابق اجرت:

حدیث میں فرمایا ہے کہ مالک جو کھاتا ہے ویسا ہی مزدور یا ملازم کو کھلائے اور جو پہنتا ہے ویسا ہی اس کو پہنائے۔ ان الفاظ سے مالک اور مزدور کے لئے معاشی زندگی کا ایک اصول مقرر کر دیا گیا ہے کہ نہ تو مالک کو عیاشانہ زندگی اور ہوس پرستی کی اجازت ہے اور نہ مزدور کو اتنا معاوضہ دینے کی کہ وہ بمشکل اپنی زندگی برقرار رکھ سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ مالک اپنی خوراک و پوشاک کو اس سطح تک نیچے لے آئے جس سطح تک وہ مزدور کی خوراک و پوشاک کو بلند کر سکتا ہے ۔ مزدور دن جس شاخ سے پھوٹا ہے اس کی تہہ میں یہ بات شامل تھی کہ مزدور کو جینے کے لئے اتنی خوراک دو کہ اس کی روح اور بدن کا رشتہ ہی قائم رہ سکے ۔ اسلام نے اس معاشی استحصال کو پاؤں تلے روند دیا ہے۔

۲ مزدور کی طاقت سے بڑھ کر کام لینے کی ممانعت :

حدیث بالا میں ہے کہ مزدور کو وہ کام کرنے کے لئے نہ کہا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ دیکھا جائے تو ان الفاظ سے مزدور کے اوقات کار کا تعین ہوتا ہے ۔ مثلاً ایک عام انسان ایک دن ہفتہ یا مہینہ بھر میں کتنا اور کتنے گھنٹے کام کر سکتا ہے جو اس کی صحت پر منفی اثرات مرتب نہ کرے ۔ پھر اس کی طاقت کے مطابق کام کرنے میں بیماری کی صورت میں رخصت اور غمی یا خوشی کے موقع پر انسانی مجبوری سب ہی شامل ہیں ۔ اگر ایسے موقع پر بھی اس سے کام لیا جائے گا تو اس ضمن میں آئے گا جس کے کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ اب یکم مئی کی ابتداء کو دیکھئے تو امریکہ کے گندے قانون میں مزدور سے سولہ سولہ گھنٹے کام لیا جا رہا تھا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا لیکن ظلم سے اسے مجبور کیا جا رہا تھا یہیں سے نفرت کی دیواریں بلند ہونا شروع ہوتی ہیں جبکہ اسلام نے مزدور کی طاقت کے مطابق کام لینے کا اصول وضع کر کے ان دیواروں کو گرا دیا ہے۔

مزدور کی عزت نفس کا خیال :

مزدور کو اچھا کھانا دینے، اچھا کپڑا دینے اور مناسب کام لینے میں اس کی عزت افزائی ہے نیز اس سے بڑھ کر اس کا احترام اور کیا ہوسکتا ہے کہ مزدور کو مزدوری اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے۔

کہ تمہیں اس کی اجرت دیتے وقت اتنی بھی دیر نہ لگے جتنی دیر میں پسینہ خشک ہوتا ہے ادھر وہ کام سے فارغ ہوا ادھر اس کے ہاتھ میں اجرت تھما دو یہ احترام ہے مزدور کا جس کا حکم اسلام نے دیا ہے۔

اعلیٰ وادنی کے تصور کا خاتمہ:

حدیث میں کہا گیا ہے کہ تمہارے مزدور و ملازم تمہارے بھائی ہیں ۔ اس سے آقائی تصور کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آقا و مالک انسان ہونے کے اعتبار سے برابر کا درجہ رکھتے ہیں۔ صرف برابر نہیں ان سے بھائیوں کا سلوک کرنے کا حکم ہے ۔ ذرا سوچئے اسلام میں تو مزدور کو بھائی کہا جا رہا ہے ۔ بھائیوں کی طرح ان سے سلوک کا حکم دیا جا رہا ہے ۔ جبکہ امریکی نظام میں تو مزدور کو ان کے جائز حقوق سے بھی محروم رکھا گیا تھا۔ سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام نے اپنے بازو پھیلا رکھے تھے۔

اسلام ان تمام چیزوں سے پاک ہے لہٰذا مزدوروں کے تمام مسائل کا حل اسلام کے اندر ہے ۔ اسلام کو ملک کا واحد سپریم لاء تسلیم کیا جائے تو کسی کی حق تلفی نہیں ہوتی۔ جلوس نکالنے جلسے اور ہڑتالیں کرنے اور نعرہ بازی سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ فساد اور جھگڑا مزید پھیلتا ہے اور نہ ہی سرکاری طور پر چھٹی منانے سے مزدور مسائل حل ہوتے ہیں ۔ بلکہ سرکاری طور پر چھٹی کا اعلان کرنا اگر ایک طرف مزدور کو مالک کے گریبان سے کھیلنے اور دونوں میں نفرت پیدا کرنے کے لئے راہ ہموار کرتا ہے تو دوسری جانب اسلام کو چھوڑ کر اشتراکیت اور سوشلزم کی جانب قدم بڑھانے میں بھی معاونت کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک دوسرے نظام جن کا تعلق امریکی گندگی سے ہے اسلام سے بڑھ کر مزدور کے حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ جبھی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نچلی سطح پر ان کا دن منا کے غیر مسلموں کو شہداء کے نام سے پکار رہے ہیں اور سرکاری سطح پر چھٹی کا اعلان کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں اور مغربی اسلام دشمنوں کا مقصد بھی یہ ہے کہ:

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو
فکرِ عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

پھر اسلام نے اگر ایک طرف مزدور اور ملازم کے حقوق متعین کیے ہیں تو دوسری جانب مزدور کو اس کی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ قرآن کے مطابق مزدور میں دو خوبیوں کا ہونا ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴾ [قصص : ٣٨]

''بہتر مزدور جو تو رکھے وہ طاقتور اور امین ہونا چاہیے۔''

اب یہاں طاقت سے مراد کام کرنے کی صلاحیت ہے۔ دفتری کام ہو یا کوئی بھی جسمانی کام اسے اس کام کی طاقت و صلاحیت ہونی چاہیے اور دوسرا یہ کہ وہ مالک کے مفادات کا امین ہو۔ جو کام بھی اسے سونپا جائے اسے وہ امانت و دیانت سے کرنے والا ہو۔ اسلام نے مزدور کے لئے یہ جو دو صفات متعین کی ہیں، کاروباری اعتبار سے یہ بہتر کارکردگی اور کامیابی کی جان ہیں اگر مزدور اپنے کام کو نیک نیتی سے نہیں کرتا تو ہوسکتا ہے کہ دنیا میں تو وہ مالک کی آنکھوں میں دھول جھونک دے لیکن آخرت میں وہ عند اللہ جواب دہ ہوگا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[صحیح بخاری کتاب النکاح]

یاد رکھو تم میں سے ہر کوئی نگران و مسئول ہے اور ہر ایک سے اس کی مسئولیت کے بارے میں قیامت کے دن باز پرس ہو گی آج دیکھا جائے تو اسلام سے بڑھ کے مالک و مزدور کے حقوق کا محافظ دنیا کا کوئی قانون نظر نہیں آتا لیکن یہ کیسا احساس کمتری ہے اور رلا دینے والی بدبختی ہے کہ ہمارے اپنے گھر میں تہذیب و ثقافت کے یہ لعل و گہر موجود ہیں اور ہم غیروں کے طرز زندگی کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو نازیبا حرکات وہ کرتے ہیں ہم اسے فیشن کا نام دے کر قبول کر لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید کارڈ یا کرسمس کارڈ

۸ دسمبر ۲۰۰۰ء کو نوائے وقت کے رنگین صفحہ پر ایک مضمون شائع ہوا ''عید مبارک اور انٹرنیٹ'' اس میں پیارے پاکستانی بھائیوں کی خوشی میں اضافہ کے لئے مرقوم تھا:

''آج سے کچھ عرصہ قبل مبارک باد کے لئے طبع شدہ کارڈ استعمال کئے جاتے تھے اور کارڈ پرنٹ کرنے والوں کا کام ان دنوں عروج پر ہوتا تھا۔ شہر میں جا بجا کارڈوں کے سٹال نظر آتے تھے جن پر خریداروں کا ہجوم ہوتا تھا لیکن جب سے انٹرنیٹ کے ذریعے میلنگ کا کام شروع ہوا ہے تب سے مبارک باد بھیجنے کے لئے بھی ایک نیا میڈیم استعمال ہونا شروع ہو گیا ہے یہ میڈیم انٹرنیٹ ویب سائٹس ہیں۔''

مضمون میں یہ بھی درج تھا کہ کس طرح مسلم امہ کا فرد اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو انٹرنیٹ کے ذریعہ کارڈ بھیج سکتا ہے اس مقصد کے لئے چند ویب سائیٹس کے ایڈریس لکھے ہوئے تھے جن کے ذریعہ رمضان کارڈ، عید کارڈ اور چاند کارڈ حاصل ہو سکتے ہیں اور کارڈ کے انتخاب اور اس کو روانہ کرنے کا طریقہ بھی درج تھا۔

عید کارڈ کے متعلق تو ہم سنتے آئے تھے عید کے قریب ایسے کارڈ خریدنے کے لئے سٹالوں پر مرد وزن کا ہوش ربا ہجوم بیکراں بھی دیکھا لیکن رمضان کارڈ اور چاند کارڈ نے یقیناً ہمارے علم میں اضافہ کیا اور تیزی سے بڑھتی ہوئی کارڈوں کی اقسام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہمیں عید کارڈ کی تاریخی اور شرعی حیثیت پہ کچھ لکھنے کے لئے مجبور کیا، اور عید کے مبارک موقع پر عید کارڈ بھیجنے کی رسم آج کل اتنی عام ہو چکی ہے کہ نصف رمضان المبارک گزر جانے کے بعد تقریباً ۸۰ فیصد دکاندار اسے نفع بخش کاروبار سمجھتے ہوئے ضرور اس کا شغل فرماتے ہیں سٹالوں پہ پڑے ہوئے کارڈوں کے آپ کو کئی روپ نظر آئیں گے مثلاً مساجد، روضۂ رسول ﷺ یا گنبدوں والے کارڈ، انتہائی نفاست سے پھول جڑے کارڈ، فلمی ستاوں کی تصاویر پر مبنی کارڈ جن میں حسیناؤں کے نیم عریاں بدنوں کی نمائش ہوتی ہے مختلف زاویے بنتی تصاویر والے یہ کارڈ سب سے زیادہ سستے ہوتے ہیں بعض کارڈ قرآنی آیات سے مزین ہوتے ہیں تو بعض عشقیہ اشعار سے کچھ میں انگریزی افکار کی ترجمانی ہوتی ہے چونکہ عید مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے اس لئے میں نے اسلامی تاریخ اور کتب احادیث کو کھنگال ڈالا کہ شاید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین یا آئمہ دین سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہو یا اس بارے کوئی حدیث مروی ہو لیکن میں حاصل مراد تک نہ پہنچ سکا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دین یا شریعت سے اس کا کوئی رشتہ نہیں ہاں حقائق کی روشنی میں اس کی ابتداء اور اصل تاریخ کیا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

عید کارڈ کی تاریخی اور شرعی حیثیت:

عید کارڈ کا تعلق عیسائیوں کے کرسمس کارڈ کے ساتھ ہے عیسائی ۲۵ دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر بڑے جوش و خروش سے کرسمس ڈے منایا کرتے تھے رومن کیلنڈر کے مطابق یہ تہوار سب سے پہلے ۲۵ دسمبر ۳۳۶ء کو منایا گیا عیسائی اس دن اچھے کھانے پکاتے گھروں کی تزئین و آرائش کرتے اور گرجا میں جا کر مذہبی گیت گایا کرتے تھے یہاں سے یہ دیگر ممالک کے عیسائیوں میں پھیلا انہوں نے اپنے اپنے انداز سے منانا شروع کر دیا زمانہ کے ساتھ ساتھ اس دن کے منانے میں تبدیلیاں آتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں کسی نے سانتا کلاتھ کے تحائف کی ابتداء کی تو کسی نے سبزے سے گھروں کو سجانے کی۔اٹھارویں صدی عیسوی میں کرسمس ڈے پر دو اور چیزوں کا اضافہ ہوا ایک تو کرسمس ٹری(Chrismas Tree) (۲۵ دسمبر کو درختوں کو روشنیوں سے سجانے کی رسم)اور دوسرا کرسمس کارڈ تھے جو ۲۵ دسمبر کے قریب دکانوں پر فروخت ہوتے اور اپنے ملنے والوں کو بھیجے جاتے انیسویں صدی تک کرسمس کارڈ ایک باقاعدہ رسم اور تجارتی کمپنیوں کے لئے کاروبار کی حیثیت اختیار کر گئے تھے یہی وہ زمانہ تھا جب انگریز اپنی مکاریوں سے برصغیر پر قابض ہو چکا تھا مسلمان زبوں حالی کی زندگی گزار رہے تھے ایسے وقت میں فاتح قوم کے رسوم و رواج مفتوح قوم میں داخل ہو رہے تھے۔ برصغیر میں انگیز ، ہندو، سکھ اور مسلمان سبھی اپنی اپنی ثقافت لئے موجود تھے سادہ دل مسلمان اگر ایک طرف ہندوؤں کے دیوالی اور بسنت جیسے تہواروں میں جا شامل ہوتے تو دوسری طرف کئی مسلمان دانشور انگریزی لباس پہنے چہرے کو اسی وضع میں تراش رہے تھے چنانچہ اس دور میں جب عیسائی اپنے قومی تہوار پہ ایک دوسرے کو کرسمس کارڈ بھیجتے تو ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی اپنے مذہبی تہوار یعنی عیدالفطر پہ ایک دوسرے کو کارڈ بھیجنے شروع کر دیئے یہیں سے عید کارڈ کی رسم جاری ہوئی تقسیم ہند کے بعد یہ رسم بھی ہم اپنے ساتھ لے آئے جو آہستہ آہستہ ہماری زندگی میں اسی طرح شامل ہوگئی جس طرح بسنت، سالگرہ یا برسی داخل ہوگئی ہیں۔آج ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ شاید عید کارڈ، عید یا رمضان کے ساتھ خاص مذہبی تعلق رکھتے ہیں اور یہ فریضہ ادا کئے بغیر شاید عید مکمل ہی نہیں ہوتی حالانکہ یہ کرسمس کارڈ کا چربہ ہیں اس میں کفار کی مشابہت ہے۔کیا عید کارڈ بھیجنے والوں تک رحمت عالم ﷺ کا یہ فرمان نہیں پہنچ سکا۔

((خالفوا الیهود و النصاریٰ))

”تم یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ مخالفت کرنا ہی سنت نبوی ﷺ ہے کتنے ہی معاملات میں نبی ﷺ نے خود ان کی مخالفت کی ، مثال کے طور پر مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم، یہود ۱۰ محرم کا روزہ رکھتے تو آپ نے ۱۰ کے ساتھ ۹ کا روزہ رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا عیسائی روزہ بغیر سحری کے رکھتے اور افطاری میں دیر کرتے تھے آپ ﷺ نے سحری کھانے اور افطاری میں جلدی کا حکم دیا دوسری طرف ہم ان کے امتی ہو کر مخالفت کی بجائے موافقت کر رہے ہیں۔ کیا اپنے عمل سے نبی ﷺ کے فرمان کی مخالفت کرنا نبی ﷺ کی مخالفت کے زمرہ میں نہیں آتا؟ ہم میں سے کوئی بھی مسلمان خود کو عیسائی کہلوانا پسند نہیں کرتا لیکن اپنی چال ڈھال وضع قطع، لباس اور افکار و خیالات سے نہ جانے کیوں عیسائی بننا پسند کرتا ہے جبکہ رسول مکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

''جس نے جس قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔''

تو پھر سن اے سچے مسلمان......! یہود و نصارٰی کی ہر رسم ہماری تہذیب کے لئے خنجر کی حیثیت رکھتی ہے اور ہم ان خنجروں سے اپنی تہذیب کا شفاف چہرہ داغدار کر رہے ہیں اگر یہی حال رہا تو

تمہاری تہذیب اپنے ہی خنجر سے خودکشی کرے گی
شاخ نازک پہ جو آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

اقبال بھی ہماری ادائیں دیکھ کر تڑپ اٹھے تھے اور انہوں نے رلا دینے والے انداز میں کہا تھا

وضع میں تم ہو نصارٰی تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں کہ جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید کارڈ کیا ہیں

عوام کی نظر میں :

روزنامہ نوائے وقت لاہور (5) 10 دسمبر 2001ء

فحش عید کارڈ چھاپنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے

دکانداروں کو پکڑنے کا کوئی فائدہ نہیں' چھاپنے والے پکڑے جائیں

سیالکوٹ (نامہ نگار) پاکستانی اور بھارتی ایکٹریسوں کی نیم عریاں تصاویر پر مشتمل بیہودہ عید کارڈوں کی سرعام فروخت پر بزم نعت رسول کے بانی صدر سید جاوید علی شاہ اور انجمن فلاح المسلمین کے سربراہ محمد عابد معصومی نے گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ نے تاحال عریاں تصاویر والے عید کارڈز فروخت کرنے والوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ قابل اعتراض عید کارڈ چھاپنے اور انکا تھوک کاروبار کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہئے۔ کیونکہ عام دکانداروں یا سٹال لگا کر عید کارڈ بیچنے والوں کے خلاف کارروائی سے کوئی نتیجہ نہیں حاصل ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیپی نیو ایئر
(Happy New Year)

انگریزی سال کے اختتام پر جب دسمبر کی اکتیس تاریخ ہوتی ہے تو اسے سال کا آخری دن سمجھتے ہوئے نئے سال کی ابتداء کے لئے بعض جگہوں پہ انسان حیوانیت پر اتر آتا ہے ۳۱ دسمبر کی رات کو رنگین کرنے کے لئے کوٹھے آباد ہو جاتے ہیں شراب کے جام گردش میں آ جاتے ہیں اجتماعی ڈانس پارٹیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے وی، سی آر کی دکانوں پہ فلموں کے آرڈر بک ہو جاتے ہیں اور یوں سال کی آخری رات بے حیائی اور فحاشی کے کھیل کھیلتے ہوئے اعمال نامے کو سیاہ کیا جاتا ہے اسی طرح نئے سال کی ابتداء میں پہلا دن بھی ایسے پروگراموں کا شکار ہو جاتا ہے جس قدر کوئی چاہتا ہے کہ وہ گندگی سے اپنے دامن کو خراب کرے کر لیتا ہے جس قدر کوئی چاہتا ہے کہ وہ کھل کر حیا کا پردہ چاک کرے کر لیتا ہے اس سارے عمل کو نام دیا جاتا ہے ہیپی نیو ایئر (Happy New Year) کا۔ اسلام میں نئے سال کی ابتداء پر یوں مادر پدر آزاد ہو جانے کی کوئی اجازت نہیں اور المیہ یہ ہے آج ہم پر مغربی ثقافت کا ایسا رنگ چھایا ہے کہ ہم بھول ہی گئے کہ اسلامی سال کی ابتداء محرم کے مہینہ سے ہوتی ہے اور اختتام ذوالحجہ کے مہینہ پر ہوتا ہے۔ ہمارے کیلنڈروں اور ڈائریوں پہ انگریزی تاریخ ہی درج ہوتی ہے دفاتر میں انگریزی تاریخ والا کیلنڈر ملازمین کی تنخواہیں اسی کیلنڈر کے مطابق چھٹیاں بھی ان ہی تاریخوں کے حساب سے گویا کہ اسلامی مہینوں کی تاریخیں محض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک اور عیدین سے ہی معلق ہو کر رہ گئی ہیں جبکہ اسلامی مہینوں کی بنیاد چاند کے گھٹنے اور بڑھنے پر ہے جس کا ادراک ایک عام ان پڑھ آدمی بھی کر سکتا ہے پھر دوسری طرف اسلامی مہینوں کے نام شریعت نے وضع کئے اور چاند کے گھٹنے بڑھنے کو ان کی بنیاد قرار دیا گویا کہ اسلامی سال اور مہینوں کا نظام ایک باقاعدہ ترتیب شدہ اور اعلیٰ و معیاری ہے اور ہم ہوش مند مسلمانوں نے معیاری چیز کو چھوڑ کر غیر معیاری اور گھٹیا چیز کو سینے سے لگا لیا۔ عیسائی ثقافت کو اسلامی ثقافت پر ترجیح دی اور پھر ان کی نقالی نے ہم سے غیرت و حیا بھی چھین لی کہ ہم ان کے پیچھے چلتے ہوئے ان ہی کے انداز میں ہپی نیو ایئر کا نعرے لگاتے ہوئے بدن سے کپڑے نوچ کر پھینکنے اور برہنہ ناچ گانوں میں فخر محسوس کرنے لگے۔

مگر یہ راز آخر کھل گیا سارے زمانے پر
حمیت نام ہے جس کا گئی تیمور کے گھر سے

پہلے تو نیو ایئر ز ڈے کے نام سے اونچے طبقہ کے لوگوں میں یہ رواج تھا کہ ان کی راتیں آباد ہوتی تھیں ان کے ہاتھ عصمتوں کے تاج بکھیرتے تھے اور ان کے پہلو گرمی سے معمور ہوتے تھے بڑے خاندانوں میں اداکارائیں اور رقاصائیں اپنے جسم کی نمائش کے لئے منڈی کا مال بنتی تھیں لیکن اب متوسط اور چھوٹے طبقہ میں بھی اپنی استطاعت کے مطابق یہ فریضہ انجام دیا جانے لگا ہے اس لئے کہ جس قوم کے بڑے لوگ گندے ہوں ان کا اثر چھوٹوں پر بھی پڑتا ہے ایسے لوگوں کی خدمت میں ہم گزارش کرتے ہیں کہ یہ خالص مغربی تہوار ہے جس کے پیچھے تم بھاگ رہے ہو اور اس دن کے منانے میں یہی حال ہے کہ

تمہاری تہذیب اپنے ہی خنجر سے خودکشی کرے گی
شاخ نازک پہ جو آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دن کے منانے میں اسلامی روایات کا مذاق ہے مسلمانیت کے نام پر دھبہ ہے اور پیارے پیغمبر ﷺ کے اس فرمان مبارک کی توہین ہے۔

((خالفوا الیھود والنصارٰی))

''یہود ونصارٰی کی مخالفت کرو۔''

آیئے ذرا اس دن کی تاریخ اور ابتداء کو آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔

ہیپی نیو ایئر کی تاریخی حیثیت :

تاریخ میں نئے سال کا استقبال مختلف تاریخوں میں ہوتا رہا ہے ۔ برطانیہ اور امریکی علاقوں میں ۱۷۵۲ء میں اس کیلنڈر کو اختیار کیا گیا جس کی ابتداء جنوری سے ہوتی تھی چنانچہ جنوری کے پہلے دن کو نئے سال کے طور پر منایا جانے لگا۔ دنیا کی رسومات کے مطابق اس کے منانے کے طریقے مختلف رہے ہیں مثال کے طور پر جنوبی ایشیاء میں پرندے اور فاختائیں آزاد کرتے ہیں اس عقیدہ سے کہ آئندہ بارہ مہینے ان کے لئے اچھے ہوں ۔ یہودی لوگ مخصوص کھانوں کے ساتھ مذہبی تقریبات منعقد کرتے ہیں، جاپانی چاولوں کا کیک تیار کرتے ہیں امریکی لوگ ۳۱ دسمبر سے ہی اس کا آغاز کر دیتے ہیں اور بسااوقات بہروپ بھرتے ہوئے نئے کپڑے پہن کر منہ پر ماسک چڑھا لیتے ہیں لیکن یہ ابتدائی چیزیں تھیں آہستہ آہستہ کھانوں کی جگہ شراب و کباب نے لے لی اور تقریبات نے ڈانس پارٹیوں کا رنگ اختیار کر لیا پھر وہی سب کچھ ہونے لگا جس کا نام بے غیرتی ہے۔

اور آج کل نیو ایئر منانے کی ترقی یافتہ شکل یہ ہے کہ راتوں کو عصمتوں کے آبگینے چکنا چور کیے جائیں لاکھوں روپے رقاصاؤں اور آبرو باختہ عورتوں پر لٹائے جائیں غیر ملکی شراب کے گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے بے ہودہ گوئی کی جائے آتش بازی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعہ عوام کو تنگ کیا جائے اور افسوس اس بات پر ہے کہ اس قدر جوش و خروش سے یہ تہوار تو وہ بھی نہیں مناتے جنہوں نے اس رسم کو شروع کیا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ ہم نعرے لگاتے ہیں محبّ رسول ﷺ ہونے کے اور بسا اوقات یہ کہتے ہوئے دوسرے کے گریبان کو بھی تھام لیتے ہیں کہ میں تجھ سے زیادہ محبّ رسول ﷺ ہوں لیکن......نقالی ان کی جو دشمن اسلام...... اسلامی روایات کے ازلی دشمن جن کا عزم و ارادہ یہ کہ اسلام کے نام لیواؤں سے مسلمانیت کو چھین لیا جائے۔

لٹ گئی دولت ایماں یہ احساس نہیں
کچھ بھی فرمان محمد ﷺ کا ہمیں پاس نہیں
ہم وہ پہلی سی روش اور ادا بھول گئے
کیا ہیں محبت میں آداب وفا؟ بھول گئے

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیو ائیر منانے کے مختلف انداز

یہ انداز مسلمانی

NATIONAL-INTERNATIONAL

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور

منگل' 16 شوال المکرم 1422ھ' یکم جنوری 2002ء 17 پوہ' 2058ب (صفحہ 3)

نیو ایئر نائٹ پر محفلیں' جام سے جام ٹکراتے رہے

ہوٹلوں اور امراء کے گھروں پر خفیہ محفلیں' ناچ گانا بھی ہوتا رہا

شاہراہ قائداعظم اور فورٹریس سٹیڈیم کے علاقے میں منچلوں کی نعرہ بازی

صفحہ 7 بقیہ 26

☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ